WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکونِ قلب

از

بنتِ احمد

www.novelsclubb.com

دروازے کے سامنے کھڑا لڑکا خون میں نہایا معلوم ہوتا تھا اور اسی وقت اسکے ہاتھ میں موجود شے کو دیکھ کر اسے لگا وہ ہوش کھو بیٹھے گی اور ایسا ہی ہوا۔ وہ گر گئی. تبھی اچانک اسکی امی کے چیخنے کی آواز آئی اور وہ دروازے میں گری اپنی بیٹی کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگیں۔"اٹھ جا میرا بچہ کیا ہو گیا تجھے۔"آنکھوں میں ڈر اور خوف کے ساتھ آنسو بھی تھے۔اس سب کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں میں بھرے وجود کو دروازے کے سائیڈ میں رکھا اور آگے آیا۔

"اماں پانی لائیں۔"

اسکے بولنے کی دیر تھی کہ بوڑھی ماں بھاگ کر اندر گئی اور اس نے بے ہوش وجود کو گود میں بھر کر گھر کے برآمدے میں موجود چارپائی پر لٹایا۔

"یہ لو بیٹا۔"

اتنے میں وہ پانی لے آئیں۔اور اسی اثناء میں انھوں نے پہلی بار لڑکے کو دیکھا۔"یہ خون؟" وہ چونکیں۔

اس نے انہیں ڈر سے دیکھتے پایا تو بولا "اماں جی وہ آپکا بکرہ میری گاڑی کے آگے آگیا تھا کچھ بچوں نے بتایا کہ وہ آپکا ہے اور پھر میں اسے اٹھا کر ادھر لے آیا، یہ اسی کا خون ہے۔"

انہوں نے غور سے اسکی بات سنی "تو وہ مر گیا کیا؟"

یہ سوال غیر معمولی تھا۔

"جی" وہ افسوس سے بولا "اور یہ اسی کو دیکھ کر بے ہوش ہوئی ہیں۔" اسنے سامنے لیٹی لڑکی کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اماں ں۔۔۔" اچانک سے چیخنے پر وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"اماں میرا را نجھا مر گیا۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"صبر کرو میری بچی۔"وہ خود بھی رنجیدہ تھیں۔

"اماں وہ مر گیا،اماں اب کیا کروں میں؟"اسکے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"میں معذرت خواہ ہوں۔"وہ اسے یوں روتے دیکھ کر بولا۔

"میں کیا کروں معذرت کا وہ تو مر گیا۔"وہ بہت ہی دھیمے لہجے میں بولی۔اسکی توقع کے خلاف وہ ناراض نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی چیخی تھی اس پر۔

"میں نیا خرید دوں گا اس سے بہتر۔"اس نے تجویز پیش کی۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے۔آپ جائیں۔"وہ رکھائی سے کہہ کر ماں سے الگ ہوئی اور کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"اماں؟"اس نے امید سے دیکھا۔

"اسکی کوئی ضرورت نہیں بیٹا اسکا وقت تھا چلا گیا۔بس ایک مدد کر دینا اسکو کہیں دفنا دینا۔" وہ اداس لہجے میں بولیں تو وہ سر جھکا کر مڑ گیا۔

"بیٹا سنو۔" اسے یوں جاتا دیکھ کر انہوں نے اسے پکارا۔

"اسے دفنا کے آنا، چائے پی کر جانا۔کپڑے نہیں ہیں ورنہ وہ بھی دے دیتی میں البتہ اسکو تھوڑا دھو دوں گی۔" انہوں نے اپنی طرف سے میزبانی کا شرف حاصل کرنا چاہا۔

"نہیں ماں جی ضروری کام سے جانا ہے اگر کام نہ ہوتا تو ضرور رکتا۔" اس نے انہیں تکلیف سے بچایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر اگلی بار آ جانا چائے کے لیئے۔" وہ نرمی سے بولیں۔

"اس تکلف کی۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا۔وہ بول پڑیں۔

"ماں بھی بولتے ہو اور تکلف کا ذکر بھی کرتے ہو۔" انکے لہجے میں اسکے ماں بولنے کی پسندیدگی کا واضح ثبوت تھا۔

"اچھا پھر۔۔۔۔ ہفتے کو آئوں گا" اس نے حل بتایا۔

"چلو صیح ہے میں انتظار کروں گی۔"

اور الوداعی کلمات کے بعد وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر روانا ہو گیا۔

یہ ایک غریب طبقے کا علاقہ تھا یا کہہ سکتے ہیں مڈل کلاس۔ اور اسی گلی میں ہیر رہتی تھی اپنی ماں کے ساتھ۔ ہیر اپنے علاقے کے قریب سرکاری ہسپتال کی ڈاکٹر تھی اور یہ تعلیم بھی اس نے اپنے بل بوتے پر حاصل کی تھی۔ والد کی وفات کے بعد انکی پینشن سے گزارا ماں بیٹی کے لیئے مشکل تھا مگر انکی ایک پھپھو کی مدد سے آج وہ اسٹیبل تھی اور اب تو وہ بھی نہیں تھیں۔ چھوٹی عید کے بعد ہی ہیر نے اپنی تنخواہ سے بچائے پیسوں کا ایک بکرا لیا تھا اور کچھ ہی دنوں میں اس سے اسکی دلی وابستگی

www.novelsclubb.com

پیدا ہو گئی تھی۔۔اسکا کھانا پینا، سیر پر جانا سب ہیر احتیاط اور شوق سے کرتی تھی اور اسے نام بھی رانجھے کا اسی لیئے دیا تھا کیونکہ ہیر کو رانجھے سے ہی تو محبت ہوتی ہے۔

ہیر اپنی مثال آپ تھی۔خوبصورتی اس نے اپنے والد سے لی تھی۔وہ اپنے نام کی طرح پیاری تھی اور اسکی آنکھیں اور بال اسکی خوبصورتی میں نکھار پیدا کرتے تھے۔

گاڑی ایک وسیع و عریض بنگلے کے سامنے رکی تھی۔اس میں سے ایک شخص نکل کر اندر کی طرف بھاگا۔اس سے پہلے کہ وہ چھپ کر اندر جاتا لائونج میں صوفے پر بیٹھی خاتون کی آواز پر اسکے قدم انکی جانب مڑ گیئے۔

"آریز بیٹا کہاں سے آرہے ہو؟"وہ چائے کا سپ لے کر بولیں۔

"ماماوہ۔۔۔"اس کے بولنے سے پہلے ہی وہ بولیں۔

"یا خدا یہ خون کہاں سے آیا آریز تم ٹھیک تو ہو؟" وہ اٹھ کر اسکے پاس آئیں تو اس نے انکے ہاتھ تھامے۔

"ماما جی ماما جی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ ادھر بیٹھیں۔" اور پھر "الف" سے لے کر "ی" تک اس نے انہیں ساری داستان سنائی۔

"تو اب کیسی ہے وہ بچی اور کیا تم نے انہیں پیسے دیے؟" انہوں نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ماما پیسے کا تو معلوم نہیں میں نے نئے بکرے کا بولا تو دونوں نے منع کر دیا اور آپکو پتا ہے ان آنٹی نے مجھے چائے کی دعوت دی ہفتے کو، ہائو نائس نا!!!!!" وہ شوق سے بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو بس مجھے بھی لے کر چلو اسی بہانے میں معذرت بھی کر لوں گی۔" انہوں نے اپنی طرف سے تجویز پیش کی۔

"کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے، میں بھی تو دیکھوں۔" اچانک ہی ایک بوڑھی عورت ہاتھ میں پکڑی اسٹک کی مدد سے انکے پاس آکر بیٹھیں۔ تو اس نے ان کو بھی کہانی سنائی۔

"آریزیہ تو نے کیا کر دیا؟" صدمے کے مارے انکا برا حال ہو رہا تھا۔

"دادو just a minor mistake۔" اس نے خود کو ڈیفینڈ کرنا چاہا۔

"ہٹ پرے مائنر مسٹیک کا بچہ نا ہو تو." انہوں نے اپنی اسٹک سے اسے کندھے پر مارا تو وہ منہ بنا کر پیچھے ہو گیا۔

"میں بھی جاؤں گی بہو، ذرا میں بھی تو دیکھوں، کیا حال کر دیا اس نمونے نے معصوم بچی کا۔" وہ افسردہ اور تھوڑی اکسائیٹڈ ہو کر بولیں۔

"مگر امی۔" اس سے پہلے وہ احتجاج کر تیں۔

www.novelsclubb.com

"بس صفا میں نے بول دیا ہے نہ !"انھوں نے ہر اعتراض کو رد کیا تو وہ دونوں "جی بہتر۔"بول کر چپ ہو گئے۔

یہ تھے آریز سکندر اور انکی امی اور ساتھ میں دادی۔انکا پورا خاندان ہی ڈاکٹر تھا سوائے انکے ابو کے جو ایک بزنس مین تھے۔ علیم سکندر کو میڈیکل کے نام سے ہی چڑ تھی اسی لیئے چھپ کر انھوں نے اپنا میجر بدلا تھا۔آریز خود بھی ایک ڈاکٹر تھا۔اسکی ایک چھوٹی بہن تھی علینہ اور ایک بڑا بھائی حیدر جو شادی کے بعد باہر سیٹل تھے اور یہ باہر پڑھانے کی خواہش بھی انکے والد کی تھی اور اب جاب بھی انکی وہیں تھی وہ بھی ایک ہارٹ اسپیشلسٹ تھے۔وہ ہر عید میں سے ایک پر گھر آتے تھے اور اس بار بھی وہ بڑی عید پر آنے والے تھے۔آریز بھی باقی ہینڈ سم لڑکوں کی طرح تھا بلکہ وہ پوری فیملی ہی خوبصورتی میں آگے تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"امی آج کیا بنا ہے کھانے میں؟"ہیرا ابھی ہاسپٹل سے آئی تھی اور آتے ہی ماں سے گلے لگ کے کھانے کا پوچھا۔

"بریانی بنائی ہے،ایسا کرو پڑوس میں بھی دے آؤ۔"وہ چارپائی سے اترتے ہوئے بولیں۔

"بریانی۔۔۔"بریانی کے نام پر ہی اسکا منہ بگڑا۔

"نہیں کھانی تو بتاؤ کچھ اور بنا دوں؟"وہ اسکی عادت سے مجبور ہو کر بولیں۔

"نہیں کھا لوں گی۔آپ دیں میں پڑوس میں دے آؤں۔"وہ اپنا پرس اور کوٹ اٹھا کر بولی اور اندر کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"توبہ ہے اس لڑکی سے جہاں آجکل بچے بریانی کے لیئے ضد کرتے ہیں ادھر یہ نخرے کرتی ہے۔"انہوں نے اونچی آواز میں اسے سنانے کے لیئے کہا۔

"اماں میں نے نہیں سنا۔"وہ کمرے سے ہی ہنس کر بولی۔

"تم سننا بھی نہیں اور جلدی آؤ۔" وہ غصے سے کہہ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

یہ گھر زیادہ بڑا نہیں تھا دروازے سے اندر داخل ہوں تو مٹی کا کچا صحن تھا۔اس کے آگے ایک لمبا برآمدہ تھا جو ٹائلز کا بنا ہوا تھا اور اسی کے ساتھ تین کمرے بنے تھے اور ایک آخر میں واش روم تھا جس کے دروازے کے ساتھ باہر صحن کی طرف ایک واش بیسن تھا۔

برآمدے میں ایک چارپائی تھی جس کے عین سامنے ایک ٹی وی ٹرالی پر ٹی وی رکھا تھا اور ساتھ میں ادھر ہی دو صوفہ نما کرسیاں تھیں۔کچن باہر صحن کے دائیں طرف الگ سے بنا تھا۔

اور یہ تھا ہیر رضا کا اور اسکی ماں آئمہ رضا کا آشیانہ۔

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں ساتھ چارپائی پر بیٹھیں کھانا کھا رہی تھیں جب اسکی امی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ لڑکا یاد ہے ہیر؟" انہوں نے کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کون امی؟" اسکے تاثرات میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا۔

"وہ پرسوں جو آیا تھا۔" انہوں نے اسے یاد کروایا۔

"جس نے بکرے کو مارا تھا؟" وہ سیدھی ہوئی۔

"ہاں وہ کل آئے گا، میں نے اسے چائے پر آنے کی دعوت دی تھی۔" وہ اصل بات پر آئیں۔ انہیں معلوم تھا ہیر کو اپنے رانجھے (بکرے) سے جنون کی حد تک محبت تھی اسی لیئے محتاط سی ہو کر بولیں۔

"اچھا صحیح کچھ منگوانا ہے آپ نے؟" وہ بغیر اثر لیئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں، تم بس کل جلدی آنا ٹھیک ہے؟" انہوں نے اسکو دیکھ کر کہا تو وہ بس سر ہلا کر سامنے لگی نیوز دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا دل تو نہیں تھا مگر وہ جانتی تھی پچھلے دو دنوں میں اسکی امی اس لڑکے کی کتنی تعریف کر چکی تھیں اور وہ ہر بات میں یہ بات لازمی بولتی تھیں "وہ مجھے اماں کہہ رہا تھا۔" اور یہی وجہ تھی کہ ہیرا انہیں اداس نہیں کرنا چاہتی تھی، اسی لیئے وہ نہ ہی بھڑکی تھی اور نہ ہی اس بات کا اثر ظاہر ہونے دیا تھا۔

"امی اب میں کچھ دیر میں واک کے لیئے جاؤں گی کچھ چاہیئے تو بتا دیں؟" وہ پلیٹس اٹھاتے ہوئے دوبارہ بولی۔

"نہیں سب پہلے سے ہے اور تم جلدی آنا۔" وہ کہتے ہوئے اٹھ کر نماز پڑھنے چلی گئیں تو وہ بھی اپنے کام میں لگ گئی۔ نماز ادا کرنے کے بعد اب وہ باہر آ گئی تھی۔ کالے رنگ کے کرتے کے ساتھ اسی رنگ کا ہلکی چکن کڑھائی والا ٹراؤزر اور سر پر دوپٹہ اسکارف کی صورت میں اوڑھے وہ روڈ کے کنارے پر چل رہی تھی۔ اسی روڈ کے کچھ فاصلے پر ایک پارک تھا اور پارک کے عین دوسری طرف ڈیفینس ہاؤسنگ سکیم تھی جہاں عموماً بڑے لوگ رہتے تھے وہ جگہ پارک سے کچھ

دور تھی مگر یہاں سے وہ کافی حد تک نظر آتی تھی۔ روڈ کی دوسری طرف مختلف دکانیں تھیں۔ جس میں سے کچھ چھوٹے کیفے تھے تو کچھ چائے کے یا فروٹس کے سٹالز (جو عموماً ہر جگہ دکھتے ہیں)۔ اسی جگہ سے تھوڑا آگے جائیں تو وہاں ایک بڑا مال تھا جہاں وہی ڈیفینس کے لوگ ہی پائے جاتے تھے۔ وہ اس سب میں ہونے والے شور کو نظرانداز کرتی پارک کی طرف مڑ گئی۔ یہ پارک بہت بڑا گراؤنڈ معلوم ہوتا تھا جس میں چلنے کے لیئے ایک الگ ٹریک بنایا گیا تھا اور اس ٹریک کے گرد گول گول چھوٹے چھوٹے پودوں کو تراش کر لگایا گیا تھا اور ساتھ میں کہیں کہیں پر بینچ اور ساتھ میں ڈسٹ بن بھی تھے۔

بچوں کے لیئے کھیلنے کا ایریا الگ تھا اور اس وقت وہاں کافی بچے کرکٹ کھیلتے دکھ رہے تھے۔ پورا پارک روشنیوں میں ڈوبا تھا۔ کچھ لوگ بینچ پر بیٹھے تھے اور کچھ واک کر رہے تھے۔ وہ بھی اسی ٹریک پر چلنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اکثر یہیں واک کے لیئے آتی تھی اور پھر آدھے گھنٹے کے بعد گھر جاتی تھی جہاں روز کی طرح آج بھی اسکی ماں باہر بیٹھ کر ٹی وی دیکھ رہی ہوتی تھیں لیکن وہ جانتی تھی کہ اصل میں وہ اسکا ہی انتظار کر رہی ہوتی تھیں۔اسکے آنے کے بعد وہ دونوں آپس میں بیٹھ کر باتیں کرتیں یا ٹی وی دیکھتیں اور پھر عین دس بجے سونے کے لیئے چلی جاتی تھیں۔

اور یہ اپنے والد کی وفات کے بعد سے انکا اصول تھا وہ جتنا ہو سکتا ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔

رات کے تقریباً تین بجے کا وقت تھا جب الارم کی آواز سے اسکی آنکھ کھلی اور وہ اٹھ کر بیٹھی۔

"یا اللہ آج رعایت نہیں ہے کیا؟" وہ تھکی تھکی آنکھوں سے بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے اٹھ جاتی ہوں اللہ جی۔" وہ خود سے ہی باتیں کرتی اٹھی۔

کچھ دیر میں وضو کر کے وہ دوبارہ اندر آئی۔ کمرہ نیم روشن تھا۔اس کمرے میں ایک سنگل بیڈ تھا اور ایک کھڑکی جو باہر کی طرف کھلتی تھی اسکے آگے ایک ٹیبل تھی اور اس پر کچھ موٹی کتابیں رکھیں تھیں۔ دروزے کے ساتھ ہی ایک الماری تھی اور اسکے دائیں طرف ایک قرآن اسٹینڈ کھڑا تھا۔دروازے کے پیچھے جائے نماز اسٹینڈ لٹکا ہوا تھا۔وہ تر چہرے کے گرد دوپٹہ اسکارف کی صورت میں لپیٹ کر جائے نماز اتارنے گئی اور اسے بچھا کر تہجد کی نیت باندھی اور دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور چہرہ جو وضو کے پانی سے سوکھ چکا تھا دوبارہ اسکے آنسوؤں سے گیلا ہو چکا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد وہ بے اختیار سجدے میں گر گئی۔ کچھ دیر تک وہ یوں ہی لیٹی رہی اور روتی رہی پھر اٹھ کر دوپٹے سے آنکھیں صاف کیں جو سرخ ہو چکیں تھیں اور انگلیوں کے پوروں پر تسبیحات کا ورد شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر بعد فجر کی اذان ہوئی۔اس نے اذان کے لیئے نیا وضو کیا اور نماز ادا کر کے قرآن کھول

www.novelsclubb.com

لیا۔ تلاوت کے بعد وہ باہر آئی تو ہر طرف روشنی پھیلنا شروع ہو چکی تھی۔ گو کہ سورج ابھی سامنے نہیں آیا تھا مگر آسمان ہلکا نیلا ہو رہا تھا۔ منظر کو آنکھوں میں قید کر کے وہ ماں کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"امی اٹھی ہوئی ہیں کیا؟" اس نے کمرے کے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"آجاؤ ہیر۔" وہ انکا جواب سنتے ہی اندر آئی۔

"امی کیا کر رہیں تھیں؟" وہ ارد گرد دیکھتی سوال کرنے لگی۔

"تسبیحات کر رہی تھی میرا بچہ" وہ نماز کے گرد دعاؤں کا حصار باندھنے کے بعد بولیں۔

www.novelsclubb.com

"میں آج جلدی جاؤں گی ہسپتال، ٹھیک ہے امی؟" وہ انکی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن جلدی آنا یاد ہے نا؟" وہ آہستہ آہستہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"جی جی یاد ہے۔" وہ انکو یقین دھانی کروا کر کچھ دیر ادھر ہی لیٹی رہی۔

"امی ایک بات پوچھوں؟" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی۔

"کیا ہوا، پوچھو؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"آپکو بابا کی یاد آتی ہے؟" وہ گود سے سر اٹھا کر بولی۔

"ہاں، روز ہی آتی ہے کیوں کیا ہوا؟" وہ اسے جانچتے ہوئے بولیں۔

"ایسے ہی انکی بہت یاد آ رہی تھی۔" وہ چہرہ جھکا کر بولی تو انہوں نے اپنے سینے سے لگا یا۔

"اللہ کی امانت تھی میری جان انہوں نے لے لی، تم اداس تو نہ ہو۔" وہ خود پر ضبط کر کے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو تیار ہو، ہسپتال بھی جانا ہے تم نے۔" وہ کچھ نہ بولی تو انہوں نے خود ہی اسے اٹھایا تو وہ مسکرا کر پیچھے ہوئی۔

"اوکے میں ابھی گئی۔" وہ اٹھ کر باہر بھاگی تو وہ مسکرائیں اور ناشتہ بنانے کے لیئے اٹھ گئیں۔

"ماما کہاں ہیں یار آپ؟" آریز پورے گھر میں ماں کو ڈھونڈھتا پھر رہا تھا۔

"کچن میں ہیں تمھاری ماما صبح صبح شروع ہو جاتے ہو تم بھی۔" اسکی دادی اکھڑے لہجے میں بولیں۔ وہ اسکی روز کی عادت سے صاف تنگ نظر آتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اوہ دادی، مائے سویٹ ناراض نہ ہونا، اوکے؟" وہ پیچھے سے انکے گال کھینچتا ہوا کچن کی طرف بھاگا۔

"بے غیرت نہ ہو تو۔نہ شرم،نہ لحاظ۔اپنی بیوی کے ساتھ کرنا یہ سب۔" وہ اونچی آواز میں اسے ڈانٹتے ہوئے بولیں۔

"تب بھی آپ نے یہی کہنا ہے دادی۔" وہ انکو سنانے کے لیئے اونچی آواز میں بولا۔

"دفعہ دور۔" وہ اسے نظرانداز کر کے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

"نہ تنگ کیا کرو آریزا نہیں۔" اسکی امی اسے سمجھاتے ہوئے بولیں۔

"اوکے نہیں کرتا۔اب بتائیں میری ٹائی کہاں ہے مل ہی نہیں رہی." وہ اب انکو آواز لگانے کی اصل وجہ پر آیا۔

"علینہ سے بولو بیٹا،میں کام کر رہی ہوں نا۔" وہ جانتی تھیں اسکی ٹائی ڈھونڈنے میں عرصہ لگ جائے گا اسی لیئے علینہ کا کہہ کر وہ کام میں مصروف ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"لینا،ارے او لیناااااااا۔" وہ علینہ کے کمرے کا دروازہ بجا بجا کر تھک گیا تو اب وہ ساتھ ساتھ آوازیں بھی لگانا شروع ہو گیا تھا۔

"کیا ہے بھائی؟"علینہ نے جھٹکے سے دروازے کھولا۔

لیئر کٹ ڈائی بال جو شانوں پر پھیلا رکھے تھے۔چہرے پر ہلکا میک اپ اور ساتھ میں ایک گلابی رنگ کی گھٹنوں سے اوپر آتی شرٹ اور نیچے سفید پینٹ ٹراؤزر پہنے وہ کہیں جانے کی تیاری میں تھی۔

"ٹائی ڈھونڈ دو۔"اس نے منت کرنے کے انداز میں کہا تو وہ بغیر کچھ بولے اسکے کمرے کی طرف چل دی اور اس نے سکھ کا سانس لیا۔

پانچ منٹ بعد ہی ٹائی مل گئی تھی اور وہ سب اب ایک ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

"بابا آج میں،ماما سورت دادی شام کو کسی کام سے باہر جائینگے۔"بریڈ پر مکھن لگاتے ہوئے آریز نے انہیں اطلاع دی تو انہوں نے اپنی دائیں طرف بیٹھی علینہ کو دیکھا تو وہ مسکرا دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔"وہ مسکرا کر بولے۔

"برخوردار تمہیں اطلاع دی جا رہی ہے اجازت کس نے مانگی ہے؟"اپنے بیٹے اور پوتی کو کن اکھیوں سے باتیں کرتے دیکھ کر انکی دادی بولیں۔

"اچھا اماں ٹھیک ہے، مجھے علم ہو گیا ہے کہ آپ لوگ جا رہے ہیں۔"وہ ماں کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے تو سب ایک ساتھ ہنس دیئے۔

"دیکھ رہی ہوں تم دونوں کو میں۔"انہوں نے جیسے بتانا چاہا کہ مجھ سے کچھ نہیں چھپ سکتا۔

"دادو غور سے دیکھیں، دیکھیں میں کتنی پیاری لگ رہی۔ہوں"علینہ اٹھ کر انہیں خود کو دکھانے لگی تو وہ مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"بہت پیاری لگ رہی میری بچی۔"انکی بات سنتے سب کے چہروں پر مسکان پھیل گئی۔

انکی آپس میں اسی طرح نوک جھونک چلتی رہتی تھی اور یونہی انکے خوشگوار دن کا اعلان ہوتا تھا۔

"او کے ماما بابا سی یو، اور آپ دونوں تیار رہنا۔" آریز جوس کا آخری سپ لے کر دادی سے گلے ملتا انہیں بتا کر باہر کی طرف بڑھ گیا اور کچھ ہی دیر میں سب ایک ایک کر کے اٹھ گئے۔

وہ تینوں اس وقت گھر کے باہر کھڑے تھے۔ آریز نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو کچھ ہی دیر میں ہیر نے دروازہ کھولا۔ ہلکے نیلے رنگ کا گھٹنوں تک آتا کرتا اور نیچے کھلا ٹراؤزر اور سر پر رکھا گیا سفید ریشم کا دوپٹہ۔ ایک پل کے لیئے اسے دیکھ کر وہ رکا۔ وہ خود بھی ہلکے آسمانی رنگ کے کرتا شلوار میں تھا اور اس اتفاق پر جہاں اسے

خوشگوار حیرت ہوئی وہیں ہیر کا منہ بگڑا۔اس نے پیچھے ہو کر انہیں راستہ دیا اور خود گرمجوشی سے اسکی ماں اور دادی سے ملی۔

"آگئے آپ بیٹا!" ہیر کی ماں آریز کو دیکھ کر بولیں۔"ارے آپ لوگ بھی ہیں۔" پیچھے سے ہیر کے ساتھ دو اور کو آتا دیکھ کر وہ خوشی سے بولیں۔

"جی ہم نے سوچا کہ خود بھی چکر لگالیں۔کیسی ہیں آپ؟" صفا ان سے گلے ملتے ہوئے بولیں۔

"اللہ کا کرم ہے اور آپ کیسی ہیں؟" وہ پیچھے ہو کر انکی دادی کی طرف آئیں۔

"میں چنگی بھلی پتر۔" وہ بھی ان سے گلے ملیں۔

www.novelsclubb.com

"آئیں اندر بیٹھیں۔" وہ انہیں لیئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں جہاں ہیر نے انکے لیئے اے سی بھی لگوایا تھا کافی ٹائم پہلے۔

"سنو بیٹا!" اس سے پہلے وہ اندر جاتے آریز کی ماں نے پیچھے کھڑی ہیر کا پکارا۔

"جی آنٹی۔" وہ انکی طرف آئی۔

"مجھے اپنے نکمے بیٹے کی حرکت پر افسوس ہے۔" وہ اپنے ہی بیٹے کو آنکھیں دکھا کر بولیں۔

"کوئی بات نہیں آنٹی۔ غلطی سے ہی ہوا ہو گا۔" وہ آرام سے کہہ کر انکے ساتھ کمرے تک آئی۔

"آنٹی آپ جائیں میں کچن کو دیکھ لوں۔" وہ کہہ کر کچن میں کھانے کا انتظام کرنے چلی گئی۔

وہ چائے کے ابلنے کا انتظار کر رہی تھی کہ آریز جو عورتوں کی محفل میں تھک گیا تھا ادھر آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہیں آپ؟" وہ دروازے میں کھڑا ہو کر بولا تو اس نے چونک کر پیچھے دیکھا۔

"انڈا ابال رہی تھی۔" وہ سنجیدہ سی بولی۔

"لیکن مجھے تو چائے نظر آرہی ہے۔" وہ آگے آکر بولا۔

"ہاں تو پھر پوچھنے کی وجہ؟" وہ دوسرے لوازمات ٹرے میں رکھتے ہوئے بولی۔

"آپ ابھی تک اسی بات پر غصہ ہیں؟" وہ معصوم بن کر بولا تو اس نے ٹیڑھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"کس بات پر؟" وہ لاعلمی سے بولی۔

"بکرے والی اور کونسی۔" وہ اسے یاد کرواتا ہوا بولا۔

"تو نہیں ہونا چاہیئے کیا؟" اس نے الٹا اسی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"باقی سب کے آگے تو آپ نے کہا کچھ نہیں ہوتا۔" وہ اسے اسکی کچھ دیر پہلے کی کہی گئی بات یاد کروا رہا تھا۔

"توآپ کا کہنا ہے کہ میں ان سے لڑوں اب؟" وہ اسکی بات پکڑ کر جواب دیتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔" وہ ہار مان کر بولا۔ "سوری وہ مجھ سے سچ میں غلطی سے ہی ہوا تھا۔" اسکو بات نہ کرتے دیکھ کر وہ خود ہی نرمی سے گویا ہوا۔

"کوئی بات نہیں۔" وہ ہاتھ میں چائے کی ٹرے اٹھاتے ہوئے بولی۔ "آپ آجائیں۔" وہ اسے وہیں کھڑا دیکھ کر بولی اور آگے بڑھ گئی۔

"واہ ہیر تو بہت اچھی چائے بناتی ہے۔" آریز کی امی نے چائے کا پہلا سپ لیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ آنٹی۔" وہ مسکرائی۔

"آریز بیٹا آپ کچھ کیوں نہیں لے رہے؟" ہیر کی امی نے اسے خالی ہاتھ دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں آنٹی میں چائے نہیں پیتا۔ شکریہ۔" اس نے مسکرا کر ٹالا۔

"تم بھی ہیر کی طرح وہ کڑوہ پانی پیتے ہو؟" انہیں نے منہ کا زاویہ بگاڑا۔

"نہیں آنٹی اسے کافی کہتے ہیں۔" وہ ہنس کر بولا۔

"تو ہیر جاؤ بچے کو کافی بنا کر دو پھر۔" ایک بار انہوں نے آرام سے بیٹھی ہیر کو کہا تو وہ زبردستی مسکرا اٹھی۔

"نواب کو اب اپنی کافی بھی پلاؤ۔ عجیب۔" وہ کچن میں برتن ادھر اُدھر کرتی منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔

"توبہ توبہ آجکل کے لوگ بھی کتنے کنجوس ہوتے ہیں۔" وہ وہاں سے اٹھ کر دوبارہ کچن میں اسکے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیا کہا!" ہیر نے ہتھ میں پکڑے چمچ کر تلوار سمجھ کر اسے دکھاتے ہوئے وارن کرنے والی آنکھوں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ارے، میں اپنے دوست کی بات کر رہا تھا کل اسکی طرف گیا تھا تو چائے تک کا جھوٹے منہ اس نے نہیں پوچھا۔" وہ ہاتھ اٹھا کر ڈرنے والے انداز میں بولا۔

"اچھا، چینی کتنی ڈالنی ہے؟" وہ ہاتھ پیچھے کرتی تحمل سے بولی۔

"ایک چمچ۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"اوکے یہ لیں۔" کچھ دیر ہاتھ ہلانے کے بعد اس نے کپ اسکے ہاتھ میں دیا اور پھر خود کے لئے بنانے لگی۔

"ہمم نائس۔" اس نے کافی کا کڑوا مائع حلق سے اتارتے ہوئے کہا تو اس نے محض سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اپنی ماما اور دادی کو ساتھ میں کیوں لائے ہیں؟" اپنا کپ اٹھا کر وہ باہر نکلی تو وہ بھی اسکے ساتھ ہوا اور پھر پہلی بار بات کا آغاز اس نے کیا۔

"ماما اور دادو کو جب معلوم ہوا کے آپ بے ہوش ہو گئیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی لے کر چلو۔" اس نے وضاحت دی۔

"مطلب؟" اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

"ارے۔ طلب میری وجہ سے آپکی طبیعت بگڑی اور آپکا بکرا بھی کتنا۔" اس سے پہلے وہ بولتا اس نے اسکی بات کاٹی۔

"مجھے وہ سچ میں بہت عزیز تھا۔" وہ شاید کسی خیال میں کھو گئی تھی جہاں سے واپس آتے اسے سیکنڈ لگا۔ "بابا جانی کو قربانی کی عید بہت پسند تھی اسی لیئے کیونکہ انہیں عید پر پکنے والا ماما کے ہاتھ کا بھنا ہوا قیمہ بہت اچھا لگتا تھا۔ ان کے جانے کے بعد ہم دونوں میں سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی گوشت کھانے کی تو وہ آدھے سے زیادہ مسجد کے بچوں اور پڑوس میں چلا جاتا تھا اور گھر میں ایک یا دو بار بنتا تھا۔ میں نے

یادوں کو تازہ کرنے کے لیئے بکرہ لیا تھا اور اسکی کیئر کی مگر کچھ فایدہ ہی نہیں ہوا۔" وہ اداس اور مایوس لہجے میں بولی تو وہ شرمندہ ہوا۔

"مجھے سچ میں بہت افسوس ہے، آپ کیا نیا بکرہ نہیں لے سکتی ہیں؟" وہ سچ میں شرمندہ تھا۔

"لے سکتی ہوں مگر میرے خیال میں اکیلی جان اسکی حفاظت کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی، اسکا بھی میرے رانجھے جیسا ہی حال ہو گا۔" وہ کافی کا آخری گھونٹ بھر کر بولی۔ وہ دونوں برآمدے میں رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

"تو میں کر لوں گا نا۔" اس نے حل نکالنا چاہا تو اس نے گہری نظروں سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کوئی ضرورت نہیں۔" اس نے فرصت سے انکار کیا۔

"اتنی ضد اچھی نہیں۔" وہ اسے قائل کرنے کے انداز سے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور اتنا بولنا بھی صحت کے لیئے مضر ہے۔" وہ اسکو خاطر میں لائے بغیر بولی تبھی تینوں عورتیں باہر آئیں۔

"ہیر ذرا بات سننا!" ہیر کی امی نے اسے اپنے پاس بلایا۔

"جی امی۔" وہ اٹھ کر انکی طرف گئی۔

"صفا اور ماں جی اصرار کر رہی ہیں کل کا کھانا انکی طرف کھانے کے لیئے۔" انہوں نے اسے کل کے بارے میں بتایا۔

"لیکن آنٹی۔" وہ انکی طرف مڑ کر کچھ کہنے لگی تھی مگر انہوں نے اسے روک دیا۔

"کوئی نہ نہیں ہیر، ہم نے کہہ دیا ہے ویسے بھی کل چھٹی ہے تم ڈاکٹروں کی تو آنا بنتا ہے۔ آریز کل خود لینے آئے گا۔" انہوں نے اسکی کسی بھی تمہید کو سنے بغیر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی بات ہے تو رات کا کھانا ادھر کھائیں پھر آپ لوگ۔" وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔

"میں تو اسی لیئے باہر آئی تھی کہ تمہیں بتاؤں آج ادھر کھانا کھائیں گے یہ لوگ تو تم شروع ہو جاؤ۔" اسکی امی کی بات پر ان دونوں جوانوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"بلکے آریز بھی کوکنگ کرتا ہے مل کر بناؤ پھر ہم دیکھیں گے کہ کون اچھا کک ہے۔" صفا نے ماحول بنانے کے لیئے بات کی۔

"بٹ ماما۔" آریز نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر دادی نے اپنا ڈنڈا اسکے گھٹنے پر مارا تو وہ کراہ کر چپ ہوا۔

"چل شاباش جا میری ہیر رانی اور اس نکھٹو کو تو کچھ نہیں آتا تجھے بھی تنگ کرے گا۔" انہوں نے اپنے پوتے کو غصے مگر ہیر کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب بات دادو چیلنج کی آگئی ہے۔ چلیں دیکھ لیتے پھر۔" وہ آستینیں موڑتا ہوا بولا تو ہیر نے دوپٹہ کس کر چہرے کے گرد باندھا۔

"ہیر بھی کم نہیں۔" اس نے اسکے پاس سے گزرتے ہوئے سرگوشی سے کہا تو وہ محض مسکرایا۔

"ہم لوگ پھر ٹی وی دیکھتے۔ آئیں اماں۔" آئمہ نے انہیں صفا کے ساتھ مل کر چارپائی پر بٹھایا اور دونوں خود کرسی پر بیٹھیں۔

"سچ بولوں تو یہاں آکر اپنا وقت یاد آگیا ہے، اب جس دنیا میں رہ رہے ہیں وہ بھی کیا دنیا ہے اصل وقت تو ہمارا تھا۔ کیوں بہو؟" انہوں نے مسکراتے ہوئے دونوں سے رائے پوچھی وہ آئمہ کو بھی یہی کہہ رہی تھیں۔

"ٹھیک کہا امی، وہ زمانہ تو بس دل کی یادوں میں محدود تھا مگر یہاں آکر اپنا اپنا لگ رہا ہے" وہ بھی ان سے متفق تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آجکل کے بچوں کو تو یہی زندگی اچھی لگتی کسے گاؤں کا معلوم ہوگا، وہاں کی خوبصورتی کا۔ یہ سب تو مصنوعی سا ہے۔ کھوکھلے قہقہے، نقلی مسکراہٹیں اور پتھر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دل۔اصل لوگ تو وہ گاؤں والے ہوتے تھے۔ایک دوسرے کا حال چال پوچھتے رہنا پھر راتوں کی محفل اور ہماری عیدیں اور شادیاں سب مختلف تھے۔"آئمہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولیں۔

"صیح کہا آئمہ اب تو عید پر تیار بھی شام کو ہوتے ہیں صبح سب سوئے ہوتے مجھے تو بہت غصہ آتا ہے۔"اور اسی طرح کی باتیں ان میں ہوتی رہیں۔

"ہار جائیں گی آپ میں ابھی سے بتا رہا ہوں۔"آریز ہاتھ تیزی سے چلاتا اسے بولنے پر اکسا رہا تھا جو خاموشی سے کام کر رہی تھی۔

"آپ بہت زیادہ غلط فہمی کا شکار ہیں۔"اس نے پیاز کڑاہی میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت جلد معلوم ہو گا آپکو۔"وہ گرائنڈر آن کرتا ہوا بولا تو وہ ہلکا سا چیخی۔"کیا ہوا؟"اس نے آف کر کے اس سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"اس نے ایک نظر گرائنڈر کو دیکھا اور پھر گیس آف کر کے باہر آگئی۔"آپ جلدی کریں۔"اس نے باہر سے ہی پکارا تو اس نے جلدی سے گرائنڈ کر کے بند کیا تو وہ اندر آئی۔

"آپکو ڈر لگتا ہے؟"اس نے آہستگی سے اور نرمی سے پوچھا کہ اسے برا نا لگے۔

"نہیں بس ایک دو بار کرنٹ لگ گیا تھا اور پھر تب سے مجھے اسکی آواز سے ڈر لگتا ہے۔"اس نے آگ دوبارہ جلائی اور وہ "اوہ" کہہ کر کام میں مصروف ہو گیا۔

کچھ ہی دیر بعد رات اپنا پردہ گرانے میں مصروف تھی۔پرندے گھروں کو لوٹ چکے تھے اور آج اس چھوٹے سے گھر میں رونق کا سماں تھا۔سب آپس میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔وہ آپس میں ایسے گھل مل گئے تھے جیسے برسوں پرانے یار ہوں۔

"تو بتائیں دادی میری زیادہ اچھی یا ان جناب کی؟" دستر خوان کے گرد بیٹھے وہ دادی کے ساتھ چپک کر بولی۔

"ہاں ہاں دادو مجھے معلوم ہے میری ہی اچھی ہو گی۔" وہ بھی اکڑ کر بولا۔ کھانا ابھی صرف دادی نے ہی چکھا تھا۔

"صبر کرو اپنی ماؤں کو تو چکھنے دو۔" انہوں نے انہیں نظر انداز کر کے ان دونوں کو دیکھا جواب شروع ہوئیں تھیں۔

"ہاں تو اب بتائیں بھی۔" کچھ دیر تک انہیں کھاتا دیکھنے کے بعد وہ دونوں بولے۔

"آریز ہیر کی ڈش چکھو اور ہیر تم آریز کی۔" انکے بولنے پر آریز کی امی نے تجویز پیش کی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بنایا ہے؟" پہلے نوالے کے بعد ہیر نے اسے دیکھا۔

"کیوں کیا ہوا۔" آریز اسکے بگڑے تاثرات دیکھ کر بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"منہ کھولو۔" ایک چمچ میں بھر کر اس نے اسکے منہ کی طرف بڑھایا۔

"کیا غلط ہے اس میں۔" اس نے آرام سے کھانے کے بعد پوچھا

"پتر جی نا نمک نا سواد، یہ بنایا کیا ہے۔" اسکی دادی نے بھی کہا

"دادو میں نمک نہیں کھاتا۔" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"اچھا ایسی بات ہے تو ہیر کا ٹیسٹ کرواب۔" اسکی ماما نے اسکے جھوٹ پر سخت نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیر اسی کی بنائی ڈش کھا رہی تھی اور اس نے اسکی چکھی تو آنکھوں میں پسندیدگی عود آئی مگر منہ سے بولنا اپنی توہین لگا تو چپ چاپ کھاتا رہا اور ان دونوں ماؤں نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پاگل۔" اسکی ماما بڑبڑائیں۔

کچھ دیر بعد اب وہ سب دروازے کے آگے کھڑے تھے اور الوداعی کلمات کے ساتھ انہوں نے ان دونوں کو دوبارہ کل کی دعوت یاد دلائی اور رخصت ہو گئے۔

وہ سب گاڑی میں آرام سے بیٹھے تھے اور آریز گاڑی چلا رہا تھا۔

"امی ہیر ویسے ہے بہت پیاری بچی نا۔" وہ ہلکا سا آواز کو اونچا کر کے بولیں۔

"ہاں ماشاءاللہ سلجھی ہوئی بچی ہے۔ بڑی اچھی تربیت کی ہے ماں نے۔" وہ بھی انکی بات سے متفق ہوئیں۔

"ہاں آریز بنتا تم بھی تو بتاؤ۔ اچھی تھی نا؟" انہوں نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یار ماما۔" وہ کوفت کا شکار ہوا۔

"ماں دے لاڈلے گھر چل کے سب سچ سچ اگل دینا ورنہ ایک تم ہو گے اور ایک میری جوتی۔" انہوں نے آرام سے اسے دھمکایا۔

"آپ لوگ آخر ہیں کیا!" وہ انکے اس قدر جلد جان لینے پر حیران ہوا۔

"پتر ماں ہوں تیری۔" وہ فخریہ لہجے میں بولیں۔

"اور میں تیری ماں کی بھی ماں۔اب جلدی جلدی میرا پتر گھر پہنچا دے بس، کمر درد کر رہی میری۔" وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر بولیں۔

"دادی ڈاکٹر کی-"اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتا انہوں نے ٹوکا۔

"نانا،اس ڈاکٹر نامی بلا سے نی ملنا میں بس آرام کرنا۔" وہ کہہ کر سر پیچھے ٹکا گئیں تو اس نے بھی گاڑی کو جلدی سے گھر پہنچایا۔

گھر کے پورچ میں گاڑی کھڑی ہوئی تو وہاں ایک اور گاڑی انکی گاڑیوں کے ساتھ تھی۔وہ تینوں اندر گئے تو اندر موجود لوگوں کے ہنسنے کی آواز آئی۔راہداری پار کر کے وہ لاؤنج میں آئے تو سامنے کا منظر ان تینوں پر الگ انداز سے دھماکہ کر گیا۔

"دادو دادو۔۔"ایک پانچ سالہ بچا صفا سے آ کر لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"حیدر بھائی۔"آریز نے انکی طرف قدم بڑھائے۔

"کیسے ہو آریز؟"انہوں نے گلے ملنے کے لیئے ہاتھ کھولے۔

"الحمدللہ بھائی،اللہ کا کرم ہے۔آپ سنائیں؟"اس نے ایک ہاتھ پکڑ کر سلام کیا تو وہ جھینپ گئے۔

"میں بھی ٹھیک اور ماما دادی۔"وہ ان دونوں کی طرف بڑھا مگر ان دونوں نے ہی ہاتھ سے روک دیا اور آگے بڑھ گئیں۔البتہ پانچ سالہ رافع انکے ساتھ ہی تھا۔

"ماما نیں گی کب یار۔"وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا مگر آریز ایک نظر پاس بیٹھی حرم کو دیکھنے کے بعد ماں کے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوئے چھوٹے استاد کیسے ہو؟"وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا اور اپنی دادی سے باتیں کرتے بچے سے سوال کیا۔

"چاچو میں تو ٹھیک ہوں آپکو پتا میں سکول بھی جانے لگ گیا ہوں۔" وہ بچہ معصومیت سے بول کر اسکے پاس آیا تو اس نے اسے گود میں بٹھایا اور ماں کے قریب گیا جو اداس معلوم ہوتی تھیں۔

"واہ زبردست۔ اچھا جاؤ جا کر ریسٹ کرو کافی سفر کیا ہو گا۔" اس نے آرام سے رافع کو نیچے اتارا تو وہ بھاگ کر باہر چلا گیا۔

"اداس کیوں ہیں ماما؟" وہ انہیں کندھوں سے تھام کر بولا۔

"کچھ نہیں میرا بچہ اچھا اپنی دادی کو بھی دیکھ لینا ذرا میں آرام کر لوں۔" وہ اسے کہہ کر لیٹنے لگیں تو وہ سرد آہ ہوا کے سپرد کر کے اٹھ گیا اور اب اسکے قدم ساتھ والے دادی کے کمرے کی طرف تھے۔

www.novelsclubb.com

"دادو۔" دروازے میں جھانک کر آواز لگائی تو اندر اندھیرا تھا۔ وہ اندر گیا تو دیکھا وہ سو چکی تھیں۔ انکے اوپر کمفرٹر صحیح کر کے وہ تھوڑا سا آگے لگی سیڑھیوں پر چڑھ گیا اور اپنے کمرے میں آیا۔

"پتا نہیں کب سب ٹھیک ہو گا۔" وہ سگریٹ نکال کر اسے جلاتا کمرے کی بالکنی میں آیا جہاں سے گھر کا پچھلا حصہ نظر آتا تھا۔ اس نے دوبارہ آہ بھرتے سیگریٹ کا دھواں ہوا میں اڑایا۔ تبھی موبائل پر بیل بجی۔ نکال کر دیکھا تو ہیر لفظ جگمگا رہا تھا۔ (گھر واپس آتے ہوئے نمبر ایکسچینج کر لیئے تھے انہوں نے۔)

"اسلام علیکم۔" ہیر کی آواز گونجی۔

"وعلیکم السلام جناب۔ خیریت؟" وہ تھوڑا فکرمند ہوا کہ ابھی تو وہ آئے تھے۔

"جی جی وہ دادو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو ماما کہہ رہی تھیں پوچھ لوں کہ اب وہ ٹھیک ہیں نا؟"اس کے لہجہ نرم تھا اور ہچکچایا ہوا بھی۔شاید وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔یہ اس نے سوچا۔

"جی وہ ابھی سو رہی ہیں اور طبیعت بھی بہتر ہے۔"وہ کہہ کر چپ ہو گیا تو کمرے میں بیٹھی ہیر کو وہ اداس لگا۔

"سب ٹھیک ہے نا؟"اس سے رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا۔

"کیا آپ کچھ دیر مجھ سے بات نہیں کر سکتی ہیں ہیر؟"اور ہیر کو لگا وہ سچ میں اداس ہے۔

"جی جی آپ بولیں میں سن رہی ہوں"اسے یوں بات کرنا عجیب تو لگا تھا مگر وہ بولی تو صرف اتنا۔

کچھ منٹ خاموشی کی نظر گئے تو وہ بولی۔

"آریز بات کرنی ہے یا جاؤں میں ؟" وہ تھک کر بولی۔اسے اور بھی کام تھے۔

"کیا زندگی ہماری مرضی کے مطابق نہیں چل سکتی ہیر !" وہ بولا تو اسکی آنکھ سے آنسو لڑھک کر نیچے گرا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" وہ ہولے سے بولی۔

"کیا آپ سننا پسند کریں گی ؟" وہ سر جھٹک کر بولا اور اخذ کیا کہ وہ ابھی اسے دوسنا کر کال کاٹ دے گی۔

"آپ کو لگتا ہے کہ مجھے سننا چاہیئے تو سنائیں !" وہ اسکے خیال کو ہوا میں اڑا کر بولی تو وہ اتنی دیر میں پہلی بار مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

ماضی۔

بھائی پڑھائی کے بعد واپس آئے تھے۔اس وقت وہ بہت عیاش تھے اور طرح طرح کی لڑکیوں سے دوستی تھی اور کبھی کبھی ڈرنک بھی کرتے۔تھے ماما اور انکی ہر رات

لڑائی ہوتی اور جب بابا منع کرتے تو وہ ان پر بھی بھڑک جاتیں کے یہ انکی خواہش کا نتیجہ ہے۔ایک دن خالہ گھر آئی ہوئی تھیں اور انکی دو بیٹیاں بھی۔وہ دونوں ماما کو نہیں پسند تھیں مگر اپنی بہن کی وجہ سے انہیں برداشت کر لیتیں۔بھائی اس دن گھر پر تھے جب انہیں حرم آپی لان میں نظر آئیں۔وہ انکے پاس گئے تو وہ بھی بھائی سے چپک ہی گئیں اور انکی دوستی بڑھتی گئی۔ماما جانتی تھی حرم آپی اچھی نہیں ہیں بلکے کتنے ہی لڑکوں سے انکے چکر تھے مگر بھائی ہر روز اب ماما سے اس ایک اور وجہ سے بھی لڑتے۔ماما تھک گئیں تھیں اور ایک دن حرم آپی ماما کے پاس آئیں۔بابا اور دادو بھی وہیں تھے اور بھائی بھی ساتھ تھے اور انہوں نے بتایا کہ وہ شادی کر چکے ہیں اور ماں باپ بننے والے ہیں۔دادو اور ماما برداشت ہی نہیں کر سکتی تھیں یہ سب جبکہ کچھ دیر منانے کے بعد بابا کافی حد تک مان گئے۔ماما نے بھائی سے بات کرنا چھوڑ دی اور دادو نے بھی۔مگر یہ سب یہیں تک نہیں تھا۔اس دن میں ہاسٹل سے آیا تھا۔ میری پڑھائی ختم ہوئی تھی تب وہ دونوں ادھر ہی رہ رہے تھے۔مجھے حالات کا علم

www.novelsclubb.com

تھا اسی لیئے چپ رہتا تھا مگر حرم آپی وہ بہت عجیب تھیں۔ وہ ہر وقت میرے قریب آنے کی کوشش کرتیں اور اپنی بہن کی تعریفیں کرتیں۔ وہ خود بھی بہت ڈھیٹ تھی اور ہر وقت چپکی رہتی مجھ سے یا ماما سے۔ میں پہلے تو برداشت کرتا رہا مگر وہ ایک دن میرے کمرے میں آکر اپنا رونا رونے لگ گئیں کہ میری بہن سے شادی کرلو یہ وہ۔ یہ سب وہ سدرہ کے لیئے کر رہیں تھیں۔ میں ادھر ہی کھڑا رہا مگر وہ اچانک خود ہی نیچے گر گئیں۔ سب انکی آواز سن کر وہاں آئے تو مجھے سمجھ آیا کہ وہ کیا کر رہیں تھیں۔ بھائی نے میری سنے بغیر مجھے تھپڑ لگایا اور ایک دو گالیاں کہیں۔ میں نے ماما اور دادو کی طرف دیکھا تو اچانک ماما آگے آئیں اور بھائی کو تھپڑ مارا اور کہا کہ "کیا انہیں دکھ نہیں رہا پچھ کہ میں نے کچھ نہیں کیا اگر کیا ہوتا تو وہ دفاع کرتا اپنا اور تمہاری بیوی سلامت کھڑی ہے یہی کافی ہے ثبوت کے لیئے اور کیا تم اپنے بھائی کو جانتے بھی نہیں۔" بابا نے بھی میری تائید کی اور دادو نے بھی تو بھائی نے مجھے سوری کہا اور اپنی بیوی کو باہر لے گئے اور پھر میں نے ماما کو سب بتایا۔ بعد

www.novelsclubb.com

میں انہوں نے نا جانے کیا کہا بابا سے کے وہ ماں گئے شاید یہ کے ایسا کچھ نہیں تھا جیسا وہ سوچ رہے تھے اور وہ کسی اور کام سے آئیں تھیں میرے پاس اور بھائی کو بھی کوئی کہانی سنائی تھی اپنے پاس سے۔ اگلے دن بابا نے انہیں کہا کہ وہ لوگ باہر لندن چلے جائیں فلحال تو بھائی اور وہ چلے گئے۔

حال

"وہ آج آئیں ہیں اور ماما اداس ہیں۔ دادو بغیر مجھے اور ڈاکٹر کو باتیں سنائے سو گئی ہیں۔ پتا نہیں کب ٹھیک ہو گا سب!" وہ اس دوران ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" اسکا پہلا سوال سن کر اس نے کان سے فون ہٹا کر اسے دیکھا اور دوبارہ کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہا؟" اسے کنفرمیشن چاہیئے تھی۔

"کیا مطلب کوئی عجیب بات تو نہیں کہی میں نے۔" وہ اسکی بات پر تپ کر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں دراصل اتنا عرصہ ہو گیا کسی نے آج تک یہ نہیں پوچھا۔" وہ دکھ دبائے ہنس کر بولا۔

"آپ فکر نہ کریں اللہ سب بہتر کرے گا اور فلحال سو جائیں۔" وہ حکم دینے کے انداز میں بولی۔

"جو حکم۔ پھر کل ملاقات ہوتی ہے۔" کہہ کر اس نے فون بند کیا اور ہاتھ میں پکڑی سگریٹ کو دیکھا جو تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ وہ سگریٹ نہیں پیتا تھا اور کسی کو علم بھی نہیں تھا کہ وہ پینے لگا ہے یہ تو تب سے تھا جب وہ اداس رہنے لگا تھا اتنا سب کچھ ہونے کے بعد۔

اگلے دن وہ ماں کے اٹھانے پر اٹھا تھا۔

"آریز اٹھو بارہ بج گئے ہیں بیٹا۔ ہیر کو بھی لے کر آنا ہے۔" انکی بات سن کر وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اتنا ٹائم ہو گیا ماما!" وہ مندی مندی آنکھوں کر رگڑ کر بولا۔اسکی ڈارک براؤن آنکھیں بڑی اور خوبصورت تھیں۔

"جی جلدی اٹھیں میں ناشتہ تیار کرتی ہوں۔" اسے کہہ کر وہ نیچے آ گئیں۔تو وہ بھی اٹھا۔

نہا دھو کر اور فریش ہو کر وہ نیچے آیا تو سب لاؤنج میں بیٹھے تھے سوائے اسکی ماما اور دادو کے جو ڈائینگ ہال کے سامنے لگے کچن میں اسے نظر آئیں تو وہ ادھر گیا۔اسے آتا دیکھ کر دادی نے اسکا ناشتہ کاؤنٹر سے اٹھا کر اسے دیا تو وہ وہیں کاؤنٹر پر براجمان ہوا۔

"کھانے کے بعد مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔بلکہ آپ دونوں سے اور بابا سے بھی۔" وہ کہہ کر ٹوسٹ اٹھا کر کھانے لگا جس پر دادی نے پہلے سے مکھن لگا رکھا تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ لاؤنج میں گیا۔

"اسلام علیکم ایوری ون۔" اس نے کھڑے کھڑے سلام کیا تو سب نے ایک ساتھ جواب دیا سوائے حرم کے۔

"بھائی آج اتنی دیر سوئے؟" علینہ نے بیٹھے بیٹھے پوچھا۔

"تم جو ایک بجے تک سوئی رہتی ہو۔" وہ اسے جواب دے کر والد کے پاس آیا۔ "بابا جانی ایک ضروری بات کرنی ہے ذرا ادھر تو آئیں۔" وہ انہیں اٹھا کر کچن کی طرف گیا اور وہیں کسی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ غور سے۔

"اچھا اب جاؤ انہیں لے کر آو۔" ساری بات کرنے کے بعد صفا نے اسے یاد دلایا تو وہ اوہ کہتا باہر چلا گیا۔

"بڑا ہو گیا ہے یہ۔" اسکے بابا نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھا۔

"ماشاءاللہ نظر نا لگے میرے بچے کو۔" دادی بھی چہک کر بولیں تو وہ سب مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

آریز نے گھر جا کر ان دونوں کا پک کیا۔ سارا راستہ خاموشی کی نظر ہوا تھا البتہ اس نے اسے خود کی طرف فکر مندی سے دیکھنا نوٹ کیا تھا۔

"لو جی آ گیا گھر۔" اس نے اتر کر ہیر کی ماما کو سہارا دے کر اٹھایا تو وہ مسکرا آئیں۔

"آئیے ہیر۔" وہ اسے وہیں کھڑا دیکھ کر بولا اور دونوں کو لاؤنج سے گزار کر ماں کے کمرے میں لے آیا۔ تبھی کچن سے نکلتی حرم اور اسکی بہن سدرہ جو کچھ دیر پہلے آئی تھی سامنے سے آتے لوگوں کو دیکھ کر حیران ہوئیں۔

"آپی؟" سدرہ نے شاکڈ نظروں سے بہن کو دیکھا مگر وہ اسے نہیں سن رہی تھی۔ وہ ساس کے کمرے میں مسکرا کر جاتے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

"کیسی ہو ہیر؟" وہ سب بیٹھے تھے تو صفا نے پوچھا۔

"الحمدللہ میں ٹھیک ہوں آنٹی۔ آپ بتائیں؟" وہ نرمی سے مسکرا کر بولی۔

"میں بلکل ٹھیک میرا بچہ۔" ان کے لہجے سے شیریں ٹپک رہی تھی۔

"کیا کرتی ہیں بیٹا آپ؟" اس سب میں علیم سکندر کا پہلا سوال تھا۔

"انکل میں ڈاکٹر ہوں۔" اس نے دھیمے لہجے میں بتایا۔

"کہاں سے پڑھا ہے آپ نے؟" ایک اور سوال۔

"بحریہ یونیورسٹی انکل۔" یہ جواب بھی پہلے کی طرح دھیمے لہجے میں دیا گیا تھا۔۔ خود کو چادر میں سمیٹے سلیقے سے بیٹھی ہیر اور اسکے بردباری اور نرمی سے دیئے گئے جوابات انہیں قائل کرنے کے لیئے کافی تھے۔

"ماشاءاللہ پھر آپ نے کسی اچھے سے ہاسپٹل کا انتخاب کیوں نہیں کیا؟" یہ سوال اسکی توقع کے مطابق تھا۔ دوسری طرف بیڈ پر بیٹھی تینوں خواتین آپس میں باتیں کر رہی تھیں وہیں سامنے لگے چھ سیٹر صوفہ پر وہ تینوں تھے۔ سنگل صوفے پر وہ بیٹھی تھی جبکہ باپ بیٹا اسکے ساتھ لگے تھری سیٹر پر تھے۔

www.novelsclubb.com

"دراصل انکل ہمارے ایریا کے ہاسپٹل میں اچھے ڈاکٹر نہیں ہیں اور نہ ہی ضرورت کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ مریض وارڈز میں پڑے اور بیمار ہو جاتے ہیں اسی لیئے میں نے سوچا جہاں میں کسی بڑے ہسپتال میں جاؤں وہاں اپنا ہی ایریا کیوں نہیں۔ کیونکہ وہاں پہلے سے اچھے ڈاکٹر ہیں لیکن یہاں نہیں تو میں نے ادھر کام شروع کیا کچھ فنڈ ریزنگ کی اور کچھ ہیلتھ کیمپس لگائے اور ہسپتال کے لیئے کام کیا اپنے ساتھی ڈاکٹرز کے ساتھ۔ اب الحمدللہ وہ بہت اچھے سے جا رہا ہے اور ضرورت کی تمام اشیاء مہیا ہو جاتی ہیں۔ البتہ بڑے آپریشنز کے لیئے پھر بھی ہمیں شفاء ہاسپٹل کا رخ کرنا پڑتا ہے۔" اس نے آرام سے انہیں ساری ڈیٹیل سنائی تو انکی آنکھوں میں پسندیدگی کی چمک عود آئی۔

www.novelsclubb.com

"بہت اچھا کام کیا ہے بچے۔ اللہ آپ کے لیئے آسانیاں کرے۔ مجھے ذرا کام ہے تو جانا ہوگا۔ ضروری نا ہوتا تو میں اور باتیں ضرور کرتا۔" وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے اٹھ کھڑے ہوئے تو وہ مسکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ خیریت سے جائیں انکل۔" اسکی بات پر انہوں نے اپنی بیوی کو دیکھا جو انہیں ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھیں تو وہ بھی مسکرا کر الوداعی کلمات کہتے باہر چلے گئے۔

"آریز جاؤ ہیر کو گھر دکھاؤ نا۔" انہوں نے کہا تو وہ دونوں باہر چل دیئے۔

"اب ٹھیک ہیں آپ؟" وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہے تھے تو ہیر نے پوچھا۔

"جی مجھے کیا ہونا ہے۔" وہ اسکی فکر پر مسکرایا۔

اس نے اسے اوپر کا پورشن دکھایا جہاں اسکا اور علینہ کا کمرہ تھا اور درمیان میں سٹنگ ایریا۔ یہ سب باہر سے سفید تھا مگر کمرے اتنے ہی رنگین تھے۔ علینہ کے کمرے کا تھیم ڈارک اینڈ لائٹ پنک تھا اور اسکا روم ڈارک نیوی بلیو اور لائٹ بلیو کا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ لوگ نیچے آئے تھے۔نیچے سیڑھیوں کے دائیں طرف دادی اور اسکے والدین کا کمرہ تھا جو بالکل ایک جیسے تھوڑے اور گرے تھیم کے تھے اور سیڑھیوں کے دوسری طرف دو اور کمرے تھے ایک گیسٹ روم تھا تو دوسرا اسکے۔بھائی بھابھی کا۔اور اسکے عین سامنے ڈائننگ روم تھا جسکے بغل میں کچن تھا اور اس کے بائیں طرف لاؤنج تھا۔وہ اسے سارا گھر دکھا کر گھر کے بیک سائیڈ لایا تھا۔وہ جگہ بہت خوبصورت تھی۔رنگ برنگے پھولوں سے سجی جگہ اور اسکے ایک طرف چھوٹا سا فاؤنٹین تھا اور وہیں اسکے عین سامنے ایک جھولا تھا اور اسکے ساتھ ہی لکڑی سے تراشی ہوئی کرسیاں۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں پینے کے لیئے کچھ لاتا ہوں۔" وہ اسے ان کرسیوں میں سے ایک پر بٹھا کر اندر گیا تو تبھی وہاں حرم آئی جو کب سے اسکے اکیلے ہونے کے انتظار میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو ہیر؟" وہ آکر اسکے سامنے بیٹھی تو ہیر کے چہرے کا رنگ بدلا۔ آنکھوں میں غصے کے ساتھ بے بسی عود آئی۔ اس نے اٹھ کر جانا چاہا تو حرم نے اسکا ہاتھ پکڑا۔ "کہاں چلی۔ اتنے عرصے بعد ملے ہیں سلام دعا بھی نہیں کرو گی کیا؟" وہ مکروہ مسکان لیئے اسکے سامنے آئی تو ہیر کو لگا وہ رو دے گی۔

"حرم میرا ہاتھ چھوڑیں آپ۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولی۔

"ارے اتنی جلدی۔" اس نے ہاتھ کو اور سختی سے پکڑا۔

"حرم میں نے کہا ہے مجھے چھوڑیں۔ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ زبردستی اپنا ہاتھ چھڑاتی اندر کے طرف بھاگی۔ تبھی وہاں سے آریز آتا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟" وہ اسکے چہرے کے بدلے رنگ کو دیکھ کر بولا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اور رکی تو رونے لگ جائے گی۔ "ہیر سب ٹھیک ہے نا؟" اس نے

دوبارہ پوچھا مگر پھر نظر پیچھے سے آتی حرم پر گئی جو معمول کے برعکس کچھ زیادہ مسکرا رہی تھی۔

"چلیں یہاں سے۔" وہ اسے آگے بڑھتا دیکھ کر بولی تو وہ بے بس ہو کر رکا۔

"آئیں۔" وہ اسے لیئے کمرے میں آیا۔

"امی چلیں گھر جانا ہے۔" وہ آ کر ماں کے سامنے کھڑے ہو کر بولی۔ اسکی بدلی حالت نے ان تینوں کو بھی فکر مند کیا۔

"ہیر بچے کیا ہوا؟ تم ٹھیک ہو نا؟" صفا نے فکرمندی سے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں آنٹی۔ امی چلیں نا۔" وہ انہیں جواب دے کر ماں سے ضدی لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا چلو۔" وہ اٹھیں۔

"ارے ابھی تو کھانا بھی نہیں کھایا آپ لوگوں نے۔" وہ انہیں روکتے ہوئے بولیں۔

"ہیر پتر اس آریز نے کچھ کہا ہے تو بس ایک بار بول دے پھر دیکھیں تیری دادی اسکے ساتھ کیا کرتی۔" دادی بھی اسکے لیئے فکر مند ہوئیں۔

"نہیں دادی کسی نے کچھ نہیں کہا۔" وہ کہہ کر ماں کو لیئے باہر کی طرف گئی تو آریز بھاگتا ہوا باہر آیا۔

"آئیں میں چھوڑ آؤں۔" وہ انکے پاس پہنچ کر بولا تو اس نے محض سر کو ہلایا مگر بولی نہیں۔

پورے راستے وہ اسکی طرف دیکھتا آیا تھا۔ وہ اس وقت اسکی امی کے سامنے نہیں پوچھ سکتا تھا اسی لیئے بعد میں پوچھنے کا ارادہ کرتے ہوئے انہیں سلامت گھر پہنچایا۔

وہ بغیر کسی سے کچھ بولے کمرے میں چلی گئی۔تو اس کی ماں نے ہی آریز کو الوداع کیا اور اسے اکیلا چھوڑ کر آرام کے ارادے سے کمرے میں آئیں اور بعد میں بات کرنے کا سوچا۔

"حرم آپی۔" وہ گھر آیا تھا تو کل کی طرح علینہ اسکا بھائی اور وہ ساتھ بیٹھے تھے۔

"ہاں بول آریز۔" وہ میٹھے لہجے میں بولی جو اسے کڑوا زہر لگا تھا۔

"آپ نے ہیر کو کچھ کہا ہے؟" وہ غصے کو کنٹرول کرتا ہوا بولا۔

"کون ہیر؟" وہ لاتعلق ہوئی۔حیدر اور علینہ چپ چاپ انہیں سن رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں مذاق نہیں کر رہا۔اس وقت آپ ہی تھیں وہاں۔" وہ مشتعل ہوا تو سارے گھر والے ادھر آئے۔سدرہ بھی کمرے سے نکل کر آئی تھی۔ مگر اس نے غور نہیں کیا۔

"آریز کیا ہو گیا ہے بیٹا کیوں چیخ رہے ہو!" اسکی والدہ نے اسے یوں چیختے دیکھ کر پوچھا

"ماما آپکو معلوم ہے ہیر کو اکیلا میں لان میں چھوڑ کر گیا تھا تو یہی تھیں وہاں اور مجھے یقین ہے انہوں نے ہی کہا ہو گا کچھ۔" وہ ماں سے کہتا دوبارہ اسکی طرف مڑا مگر انہوں نے اسے چپ ہونے کا کہا تو اس نے انہیں دیکھا۔

"بتاؤ حرم تم وہاں تھیں یا نہیں؟" انہوں نے بس اتنا پوچھا۔

"جی خالہ میں تھی مگر۔" اس نے کچھ کہنا چاہا۔

"مگر کی بات ہی نہیں ہے۔ بات یہیں ختم ہوئی۔ غور سے سن لو تم بہت لحاظ کر لیا میں نے۔ اپنی ماں کو بھی بتا دو ایک بیٹا کھو چکی ہوں دوسرا اسی دلدل میں نہیں پھینکوں گی۔ اپنی بہن کو کہو واپس چلی جائے نہیں کروں گی میں اسکا رشتہ اپنے بیٹے سے۔ چلیں امی۔" وہ اسے غصے سے کہتیں اپنی ساس اور بیٹے کا ہاتھ پکڑتی چلی

www.novelsclubb.com

گئیں۔ تو آریز نے ایک نظر شرمندگی سے لال ہوتی سدرہ کو دیکھا اور وہیں سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔ اسے اس لڑکی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

"آریز تمہیں یقین ہے؟" اب وہ تینوں ساتھ بیٹھے تھے اور انہوں نے اس سے پوچھا۔

"جی ماما میں جب گیا تو اسکی حالت رونے والی تھی۔ آپ نے بھی تو دیکھی تھی نا۔" وہ ابھی تک غصے میں تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے آرام سے۔" وہ اسے پانی دیتے ہوئے بولیں۔

"چل چھوڑ پتر۔ حرم نے تو ویسے ہی ناک میں دم کر رکھا میرے پتر کے تو اصل بات پہ آاب۔ یہ فکر دو دن میں نہیں ہوتی۔" وہ اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر بولیں تو وہ انکی بات سنتے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"آپکو یاد ہے ماما۔ ہم ٹورز پر گئے تھے چھوٹے چھوٹے ہسپتالوں میں۔ میں نے اسے ادھر دیکھا تھا۔ وہ ایک مریض کو دیکھ رہی تھی اور اسکا انداز ایسا تھا کہ میں مبہوت ہو گیا اور پھر میں روز ادھر جانے لگا تب تک مجھے صرف نام کا علم ہوا تھا اور کچھ نہیں۔ وہ اپنے نام کی طرح پیاری تھی۔ ہیر!" اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو وہ دونوں اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"پھر چھ مہینے بعد جب میں اسی ہسپتال جا رہا تھا تو بدقسمتی سے اُسی کا بکرا میری گاڑی کے نیچے آگیا۔ بچے ہیر باجی کر رہے تھے کہ انکا بکرہ مار دیا۔ پہلے تو ارادہ تھا کہ چلا جاؤں مگر نام سن کر رک گیا اور پھر اب ہم یہاں ہیں۔" اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تو وہ دونوں بھی مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"چالاک انسان پہلے بتاتے نا!" وہ اسکا کان پکڑ کر بولیں۔

"کیسے بتاتا مجھے خود کوئی بات نہیں معلوم تھی۔" وہ ہنس کر بولا۔

"ویسے تیری دن والی بات پر ہم نے عمل کیا ہے۔مان گئیں ہیں اسکی امی۔" اسکی دادی مسکرا کر بولیں تو اسے لگا وہ ہواؤں میں اڑ رہا ہے۔

"سچی ماما!" اسے دادی کی بات پر یقین نا آیا تو ماں سے پوچھا۔

"نا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔" وہ اسکے کندھے پر تھپڑ لگاتے ہوئے بولیں تو اس نے دونوں کو گلے لگا لیا۔

"ہیر آ کر کھانا کھا لو بیٹا دن میں بھی نہیں کھایا!" وہ اسے کئی بار آواز دے کر باہر بلا چکیں تھیں جب اچانک سے دروازہ کھول کر وہ باہر آئی۔اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امی بھوک نہیں ہے آپ کھائیں۔دن میں کہا تھا آپ نے ضروری بات کرنی ہے ؟" وہ اُنکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔اسکی آواز بیٹھی ہوئی تھی البتہ انہوں نے پوچھا نہیں کیونکہ اس نے بتانا ہی نہیں تھا۔

"آریز کی دادی اور امی نے اسکے لیئے تمہارا رشتہ مانگا ہے اور میں انہیں ہاں کر آئی ہوں۔شادی میں انکا کہنا ہے کہ عید پر سادگی سے نکاح اور پھر ولیمہ عید کے کچھ دن بعد۔کیونکہ ہمارے رشتے دار تو کوئی ہیں نہیں بس ایک دو پڑوسی ہی ہیں نا۔" وہ خوشی سے اسے بتا رہی تھیں مگر وہ عجیب سی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔وہ اس سے بغیر پوچھے شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امی نہیں۔میں نہیں کروں گی شادی اس گھر میں۔" وہ اچانک چیخی تو وہ سہم گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہیر یہ کیا بات ہوئی۔" وہ کچھ کہنے لگی تھیں مگر اُس نے اُنہیں ٹوک دیا۔

"نہیں تو نہیں امی۔ آپ انہیں منع کر دیں۔" وہ غم اور غصے کی کیفیت میں دوپٹہ اپنے گرد لپیٹ کر باہر چلی گئی تو انہوں نے افسوس سے اسے دیکھا۔ آخر ہوا کیا تھا اسے۔

رات کے دس بج رہے تھے مگر وہ گھر نہیں آئی تھی۔ ٹینشن سے انکا برا حال تھا تبھی کمرے سے فون بجنے کی آواز آئی۔ وہ بھاگ کر گئیں تو آریز کالنگ لکھا تھا۔ انہوں نے جھٹ سے فون اٹھایا۔

"آریز ہیر کب سے گھر سے نکلی ہے ابھی تک نہیں آئی۔" وہ اسکے بولنے سے پہلے جلدی سے بولیں تو اس نے انہیں ساری بات بتانے کا کہا۔ پوری تفصیل سننے کے بعد اسے اس لڑکی پر غصہ تو آیا مگر پہلے اس نے انہیں آرام کرنے کا کہا اور یہ بھی کہ وہ ابھی نکل کر اسے ڈھونڈ لائے گا۔ اسکی بات سن کر انہیں تسلی تو ہوئی مگر دعاؤں

کوورداور آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے۔"آجاہیر نہیں کرواؤں گی شادی۔"وہ بڑبڑائیں۔

وہ گاڑی تیزی سے چلاتا اسی ایریا کے اُس پارک میں پہنچا جہاں وہ جاتی تھی۔یہ بھی اس نے اسکی امی سے پوچھا تھا۔عید قریب تھی پارک کے گراؤنڈ میں ایک میلا لگا تھا۔اس نے اپنا سر پکڑا۔اب کہاں ڈھونڈے گا اسے۔ تبھی کسی خیال کے تحت وہ واکنگ ٹریک پر چلنے لگا۔جب وہ تھوڑا دور پہنچا جہاں میلے کے شور کی آوازیں کم آرہی تھیں تو اسکی نظر دو بینچ چھوڑ کر اگلے بینچ پر گھٹنوں میں سر دیئے وجود پر گئی۔وہ بھاگ کر اسکے پاس گیا۔وہ وہی تھی۔اس نے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا تو وہ اس اچانک ہوئے افتاد پر گڑبڑا کر اٹھی۔اسکی آنکھوں میں کم روشنی ہونے کے باوجود وہ آنسو دیکھ سکتا تھا۔

"یہ کیا ڈرامہ لگایا ہوا ہے تم نے ہاں۔ شادی کے لیئے منع کر کے ادھر بیٹھی رو کیوں رہی ہو اور سب چھوڑو شادی سے منع کیوں کیا! کیا مجھ میں کمی ہے کوئی۔ اندھا، بہرہ ہوں کیا میں؟" اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے دو لگا دے۔ کون اکیلی ماں کو یوں پریشان کر کے آتا تھا۔

اسکے غصے کو دیکھ وہ اور اونچی آواز میں رونے لگی تو اس نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو کر سکوں کیا۔

"میں نے نہیں کرنی شادی۔" وہ رونے کے درمیان بولی۔ اسکی آوز مکمل بیٹھ چکی تھی۔

"کیا وجہ ہے ہیر؟" اُس نے اب آرام سے پوچھا تو اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"وہ حرم۔" اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اس نے بولا۔

"اگرانکی بات بری لگی ہے تو فکر نا کرو ماما نے ابھی سنائی ہیں۔" وہ اسے بینچ پر بٹھا کر خود گھٹنوں میں بیٹھا۔

"نہیں میری تو سن لیں۔" وہ اسے رد کر کے بولی تو وہ مسکرایا۔

"اچھا سناؤ۔"

"وہ حرم اور سدرہ میرے تایا ابو کی بیٹیاں ہیں اور ہماری سوتیلی کزنز۔ ہم لوگوں کی خالہ کے آنے کہ بعد بڑے ابو بدل گئے انہوں نے بہانے سے بابا کی ساری زمینیں اپنے نام کر لیں اور بابا یہ سب سروائیو نہیں کر سکے۔ حرم اور سدرہ مجھے تنگ کرتی تھیں اور میں بابا کو شکایت لگاتی رہتی مگر بابا کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ان دونوں کو مجھ سے جلن تھی اسی لیئے وہ سب کرتیں۔مجھے گھر میں کیا ہو رہا تھا کچھ معلوم نہیں تھا اور پھر بابا ایک آخری بار بڑے ابو سے بات کرنے گئے مگر۔" وہ رک گئی۔ آنسوؤں نے دوبارہ بہنا شروع کر دیا تھا۔

"پھر اس دن بابا کی لاش آئی تھی گھر۔وہ بھی تب وہ خود نہیں آئے تھے اسکے بعد سے ہمارا کوئی نہیں اور وہ دونوں آپ کے گھر تھیں۔میں اس گھر میں نہیں جا سکتی جہاں میری خوشیوں کے، میری ماما کی خوشیوں کے اور میرے بابا کے قاتل ہوں ہر گز نہیں۔" وہ نفی میں سر ہلاتی آخری فقرہ چلا کر بولی۔

"اور وہ اگر اس گھر میں ہی نا رہیں؟" وہ اسکے ہاتھ تھام کر بولا۔

"مجھے نہیں پتا کچھ۔" وہ اپنے ہاتھ نا محسوس انداز میں چھڑاتے ہوئے بولی۔وہ مسکرایا۔

"چلو اٹھو لڑکی۔سب کو ٹینشن میں ڈالا ہوا ہے تم نے چلو گھر چھوڑ دوں تمہیں۔" اس نے اٹھ کر کپڑے جھاڑے۔تو وہ چپ چاپ اٹھ گئی۔

گھر پہنچی تو اسکی امی نے اسے روتے ہوئے گلے لگا لیا۔وہ بھی ان کے ساتھ مل کر رونے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سوری امی۔ ریئلی سوری۔" کچھ دیر وہ یوں ہی روتی رہی پھر کسی خیال کے تحت پیچھے ہوئی۔ وہ وہیں کھڑا تھا۔

"آپ چلے جائیں۔" وہ سر جھکائے بولی۔

"میں ہاں سمجھوں یا نا؟" وہ اسکی بات نظرانداز کر کے بولا۔

"جو آپکا دل کرے۔" وہ اسی طرح جھکے سر کے ساتھ بولی۔

"میرا دل ہاں کا کر رہا ہے۔" وہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"تو وہی سمجھ لیں اور جائیں۔" وہ اسے دروازے کے باہر کرتے ہوئے بولی تو اسے اسکی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟" وہ اندر آئی تو ماں کو خود کی طرف متوجہ پایا۔

"کچھ نہیں امی۔" وہ چپ چاپ انکے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شادی کے لیئے ہاں کر دے میری بچی۔ میرے بعد پھر کون سہارا ہو گا۔" وہ اسے خود کے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں تو وہ ہاں میں سر ہلا کر ان کے چہرے پر بکھری مسکان دیکھنے لگی۔

وہ کافی عرصہ بعد اتنا خوش ہوئی تھیں۔ اسے اچھا لگا تھا انہیں یوں دیکھ کر۔ تبھی اسکے دل میں اسکا خیال آیا۔ وہ مسکرائی اور ماں کی آغوش میں آنکھیں موند گئی۔

کچھ دن بعد...

وہ چاروں، دادی، آریز، اسکی ماما اور بابا انکے گھر میں تھے۔ ان دونوں کو ساتھ شادی کی شاپنگ کرنے کے لیئے بھیج کر وہ ریسیپشن کے بارے میں بات کرنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو آخر کار برف کا پہاڑ پگھلا توصیح۔" وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا جو اسکی بات سن کر اسکی طرف پلٹی تھی۔

"میں بتا رہی ہوں اگر مجھے کچھ کہا تو گاڑی سے چھلانگ لگا دوں گی۔" وہ وارن کرنے والے انداز میں بولی تو اس نے ہونٹوں کا کونا دبا کر مسکراہٹ روکنے کی سعی کی۔

"اتنا غصہ، خیر تو ہے؟" وہ وجہ جانتا تھا مگر پھر بھی پوچھنا چاہا۔

"کیا ضرورت تھی سب کے سامنے کہنے کی "ہم خود شاپنگ کرنے جائینگے! "ہاں؟" وہ اسکی نقل اتار کر بولی تو اسکا فلک شگاف قہقہہ گاڑی میں گونجا۔

"خدا کو مانو لڑکی، تمہیں ان بوڑھے لوگوں کے ساتھ بھلا میں کیوں بھیجتا جبکہ میری اپنی چوائس اچھی ہے۔" وہ ہنستے ہوئے وضاحت دینے لگا۔

"بس کردیں، اتنا تو لڑکیاں بھی اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنتی ہیں۔" وہ اسکے یوں ہنسنے پر کوفت کا شکار تھی۔ "ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی میں۔" وہ بڑبڑائی۔

اسی اثناء میں وہ مال کے آگے رکے۔اسکے اچانک گاڑی روکنے پر اسکا سر ڈیش بورڈ سے سے لگتے لگتے بچا، جس پر اس نے گھور کر اسے دیکھا۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اس نے خود ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر "سوری" کہا تو وہ چپ ہو گئی.

مال میں داخل ہوئے تو وہاں معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔لوگ عید کی شاپنگ کرنے میں مصروف تھے۔اسے بھوک کا احساس ہوا تو ساتھ چلتی ہیر کو دیکھا، جو سر جھکائے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔

"کچھ کھا نا لیں پہلے ؟"اس نے رائے جانی چاہی۔بھوک ہیر کو بھی لگی تھی تو اس نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

کھانا کھا لینے کے بعد اب وہ دونوں کپڑوں کی دکان پر تھے۔جہاں اسکے بتائے گئے آٹھویں جوڑے کو وہ ریجیکٹ کر چکی تھی۔

"ہیر یار کس بات کا بدلہ لے رہی ہو؟" اسکے بار بار ریجیکٹ کرنے پر وہ تنگ آکر بولا۔

"ہاں تو کوئی خود ہی کہہ رہا تھا کہ میری چوائس بہت اچھی ہے لیکن بد قسمتی سے وہ جھوٹ تھا۔" وہ آرام سے ایک سٹول پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"تو تم اس لیئے کر رہی ہو یہ سب!" وہ لہجے کو سرد بنانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھا، پھر اسکی پیچھے لگے ایک ڈمی کو جس پر سفید رنگ کا خوبصورت کام والا ایک فراک تھا۔ اس نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو اس ڈریس کو دیکھ کر اس نے دوبارہ ہیر کو دیکھا۔

"لینا ہے؟" اس نے پوچھا تو ہیر نے سر کو تین بار ہاں میں ہلایا تو وہ مسکرا دیا۔

کچھ دیر بعد تھوڑی اور شاپنگ کر کے وہ باہر آ چکے تھے۔

"کیا ارادہ ہے گھر چلیں یا پھر کچھ اور لینا ہے؟" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"آپ نے اپنی شاپنگ نہیں کرنی؟" وہ جلدی میں بولی۔

"اب میری ہونے والی بیوی اپنے پیسوں کی کروائے تو۔۔" وہ اسے تنگ کرنے کے ارادے سے بولا۔

"مذاق نا کریں، میری تنخواہ سے آپکے لیئے پورا ڈریس تو بالکل نہیں آسکتا اب۔" وہ سر جھٹکتی پیچھے ہوئی۔

"تو ڈریس کون کہہ رہا ہے کر دو۔ نارمل شرٹس ہی لے دو!" وہ جیسے چاہتا ہی یہ تھا۔

"کیوں آپ کے پاس کم۔پڑ گئی ہیں؟" اس نے آبرو اچکائی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ اللہ، اتنی کنجوسی۔ توبہ توبہ، نہیں لے کر دینی تو صاف بولو نا!" وہ گاڑی چلاتے ہوئے مکمل ایکٹنگ کے ساتھ بولا تو وہ ہنسنے لگی اور آج پہلی بار آریز کو لگا تھا کہ شاید اس نے کوئی انعام جیت لیا تھا۔

"کیا ہوا؟" اسے خود کو دیکھتا پا کر وہ رکی۔

"کچھ۔ نہیں، کچھ نہیں۔" وہ سامنے روڈ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا چلیں کیا یاد کریں گے آپ کو بھی لے دیتی ہوں۔" وہ احسان کرنے کے انداز میں بولی تو وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

اب وہ ایک اور مال کے اندر جینٹس سیکشن میں تھے۔ چادر کو اچھے سے سمیٹے وہ اسکے لیئے کپڑے دیکھ رہی تھی اور وہ تابعداری سے اسکے ساتھ چل رہا تھا۔

"یہ کیسا ہے؟" اس نے ایک نیوی بلیو پلین شرٹ نکال کر اسکے سامنے کی تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور پھر کچھ دیر بعد اسکے ہاتھ میں کوئی دس پندرہ شرٹس تھیں۔

www.novelsclubb.com

نکاح اور ریسیپشن کا ڈریس لینے کے بعد وہ کاؤنٹر پر گئے جہاں اس نے پے منٹ کے لیئے کارڈ نکالا تو اس نے منع کر دیا۔

"میرے ہوتے ہوئے مس ہیر آپ کو پے منٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر اکیلے شاپنگ کرنے آئی اور میرے لیئے کچھ لے لیا تو وہ مالِ غنیمت ہوگا۔" وہ تھوڑا سا جھک کر چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے بولا تو وہ جو کچھ کہنے والی تھی سر جھکا گئی۔

یہ عید سے تین دن پہلے کا منظر تھا۔ سورج پوری شان سے چمک رہا تھا اور تبھی اس چھوٹے سے گھر میں آریز داخل ہوا جہاں اسکے نظر سامنے جھاڑو لگاتی ہیر پر پڑی تو ہونٹوں پر شاطرانہ مسکراہٹ رینگ آئی۔

"اسلام علیکم جناب عالی۔" وہ آہستہ آواز میں سلام کرتا اندر داخل ہوا تو ہیر نے فوراً سے کرسی پر گرا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا۔

"یہ آپکو اپنے گھر سکون نہیں ملتا کیا؟" وہ پسینے میں شرابور ہوئی کوفت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مسلمان سلام کا جواب دیتے ہیں پہلے اور اتنی گرمی میں آیا ہوں کوئی ٹھنڈے پانی وغیرہ کا پوچھو! یہ کیسا سوال ہوا؟" وہ آرام سے کہتا صوفے پر بیٹھا۔ اسکی پیشانی پر پسینے کی بوندیں دیکھ کر وہ چپ چاپ کچن سے ٹھنڈا جوس بنا کر کے آئی جسے پیتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔

"امی کے کمرے میں بیٹھ جائیں۔ میں یہ ختم کر کے آتی ھوں۔" وہ اسے کمرے میں بھیج کر خود جلدی سے ہاتھ چلانے لگی اور اب کچھ دیر بعد وہ اسکی سامنے کمرے میں بیٹھی تھی۔

"آنٹی کہاں ہیں؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا۔

"پڑوس میں گئی ہیں آجکل میں گھر میں ہوں تو وہ پھر گھر سے پر سکون ہو کر اپنی دوستوں کے ساتھ ہی دن گزارتی ہیں۔" وہ تھکے ہوئے انداز میں بولی۔ گلا بھی بیٹھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے نا؟" وہ فکر مند ہوا۔

"ہاں کیوں کیا ہوا! ویسے سب چھوڑیں کام کی بات کریں کیوں آنا ہوا ابھی مجھے اور بھی بہت کام ہیں." وہ تیزی سے بولی۔

"ارے ارے میں تو بس یہاں سے گزر رہا تھا۔" وہ اس سے پہلے کچھ اور بولتا اس نے ٹوکا۔

"آریز یہ تو آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی کہ ہفتے میں لگایا گیا تیسرا چکر ہے یہ جو گزرتے گزرتے لگا ہے۔" وہ اسکی پول کھولتے ہوئے بولی۔

"یار گھر میں سب اپنی شاپنگ اور تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ مجھے کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ علینہ جب سے گھر میں بیل آیا ہے علینہ اسی کی ساتھ رہتی ہے تو میں معصوم اپنی دوسری ماں کی طرف آجاتا ہوں اور یہاں تم ہو کہ مجھے بھگانے میں لگی رہتی ہو۔" وہ اپنا دکھڑا سناتا ہوا بولا۔

"تو مطلب آپ فراغت سے تنگ آ چکے ہیں۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی تو اس نے جھٹ سے سر اوپر نیچے ہلایا۔

"چلیں پھر، برآمدے کا جھاڑو آپ لگائیں، میں کچن سمیٹ لیتی ہوں۔" وہ کہتے ہوئے باہر آگئی تو اس نے منہ کھول کر دروازے کی سمت دیکھا اور پھر مرے مرے قدم اٹھاتا باہر آیا اور جھاڑو لگانا شروع ہو گیا۔

کچن ہیر کب کا سمیٹ چکی تھی اور اب وہاں جا کر کھڑکی سے اسے طرح طرح کی شکلیں بناتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ ابھی مشکل سے پانچ منٹ ہی ہو پائے تھے کہ وہ ہنستے ہوئے باہر آئی۔ اسے یوں ہنستا دیکھ کر وہ اسکا سارا کھیل سمجھ چکا تھا۔

وہ اسے شاک میں دیکھ کر بولی۔ "How cute!"

"یہ اچھا نہیں کیا!" وہ ہاتھ میں پکڑی جھاڑو نیچے پھینکتا ہوا بولا تو وہ مسکرائی۔

"کیا اچھا نہیں کیا؟" وہ سست قدم اٹھاتی جھاڑو کو اسکی جگہ پر رکھ کر آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں بتاؤں کیا اچھا نہیں کیا؟" وہ تھوڑا برہم ہوتا بولا البتہ آنکھوں میں شرارت کی واضح چمک تھی وہ اسے دکھ گئی تھی۔

"رہنے دیں۔ آج نا گول گپے والا آئے گا تو میں وہ کھانے جا رہی ہوں اور آپکی وجہ سے میں گول گپے تو چھوڑنے سے رہی۔" وہ واشروم کی طرف بڑھی اور ساتھ میں لگے واش بیسن سے منہ وغیرہ دھویا اور دوپٹہ اسکارف کے سٹائل میں لے کر دروازے کی طرف گئی۔ "آئیں گے نہیں کیا؟ امی تو شام کو آئیں گی۔" وہ اسے کہتی باہر آئی تو وہ بھی جلدی سے باہر آ گیا اور اب وہ ساتھ ساتھ گلی کے کونے کی طرف جا رہے تھے۔

"تمہیں گول گپے بہت زیادہ پسند ہیں کیا؟" وہ اسکے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"کسے نہیں پسند ہوتے۔ میری ایک دوست ہے ہاسپٹل میں، بندہ اسکے سامنے گول گپوں کو کچھ بولے نا تو وہ بندہ ہی کھانے پہنچ آتی ہے۔" وہ گول گپے کے سٹال تک پہنچ چکے تھے۔

"سلام باجی کیسا ہے تم؟" گول گپے والا اسکے لیئے پلیٹ بناتا ہوا بولا۔

"میں بلکل ٹھیک بہادر۔ تم سناؤ اور راشدہ خالہ کیسی ہیں؟" وہ اسکے ہاتھ سے پلیٹ تھامتے ہوئے بولی۔ وہ لڑکا اٹھارہ انیس سال کا خوش شکل پٹھان معلوم ہوتا تھا اور اسے پر کشش بنانے والی اسکی دو خوبصورت ہیزل گرین آنکھیں تھیں۔

"امی بھی ٹھیک ہے باجی۔ تمہارا شکریہ بھی ادا کر رہی تھی وہ، ابا بھی کہہ رہا تھا باجی کو شکریہ ادا کرنا۔" وہ نرم سی مسکراہٹ لیئے بولا۔ "یہ کون ہے باجی؟" اسکی نظر پہلی دفعہ ساتھ کھڑے آریز پر پڑی جسے وہ فراموش کر چکی تھی۔

"ارے آریز آپ نہیں کھائیں گے کیا؟" وہ اسکی طرف ہاتھ میں پکڑی پلیٹ سے ایک بڑھاتے ہوئے بولی تو وہ چپ چاپ کھا گیا۔ "اور ہاں بہادر امی سے بولو شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ فرض تھا میرا۔" اس نے کہتے ہوئے وہ پلیٹ ساتھ رکھے ڈسٹ بن میں پھینکی۔

"باجی تم شادی کر رہا ہے۔" بہادر صدمے سے بولا۔

"ہاں کیوں کیا ہوا؟" وہ ہلکا سا ہنس کر بولی۔

"پھر تم محلے سے چلا جائیگا؟" اسکی آواز میں اداسی تھی۔

"نہیں نہیں میں آتی رہوں گی نا اور ہاں تم لازمی آنا۔ اماں کو بھی لانا اچھا۔" وہ اسکی اداسی بھانپ کر بولی تو اسکی بات سن کر وہ مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارا شوہر ہے نا؟" وہ دوبارہ پیچھے کھڑے آریز کو دیکھ کر بولا جو نا محسوس انداز میں چپ تھا۔

"ابھی ہوا نہیں ہے مگر عید پر ہے نکاح، تم آؤ گے نا؟" وہ نرم سی مسکراہٹ لیئے بولی۔ اسکا لہجہ ہمیشہ سے ایسا تھا، نرم سا۔

"ہاں ہاں باجی ہم آئے گا۔ ویسے یہ صاحب بولتا نہیں ہے کیا؟" وہ دوسری بات سرگوشیانہ انداز میں بولا تو وہ ہنسی۔

"نہیں نہیں۔ یہ صاحب بھی بولتا ہے۔" وہ اسی کے انداز میں بولی اور پھر آریز کی طرف مڑی۔

"آریز۔" اس نے پہلی بار اسے اس طرح پکارا تھا۔

"کیا ہوا۔" وہ اپنی حیرانگی ظاہر نہ کرتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"آپ بہادر کو پیسے دے دیں، ویسے بھی آپکے ہوتے ہوئے میں کیسے دے سکتی ہوں۔" وہ کہتے ہوئے گھر کی طرف بڑھ گئی تو اس نے شاکی نظروں سے اسکی پیٹھ کو گھورا۔

"یہ لو باجی کے لاڈلے۔" وہ اسکے ہاتھ میں پیسے پکڑاتا اسکی طرف بھاگا۔

وہ گھر آیا تو ادھر کوئی بھی نہیں تھا۔

"ہیر کہاں ہو؟" اس نے اسے آواز لگائی مگر جواب ندارد۔

"ہیر۔۔" ایکبار وہ اونچی آواز میں بولا تو پیچھے دروازے پر ہلکی سی ہنسی کی آواز آئی تو وہ تیزی سے اس طرف گیا۔ ہیر بھی اسے آتا دیکھ کر تیزی سے بھاگی تبھی اسکا پاؤں مڑ گیا اور وہ دھڑام سے نیچے گری۔

"اور کرو الٹی حرکتیں لگ گئی نا!" وہ اسے ہاتھ بڑھا کر اٹھاتا ہوا بولا۔

"آپکی ہی وجہ سے ہوا ہے سب۔" وہ خود اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میری وجہ سے کیسے؟" وہ صدمے سے بولا۔

"کیا ہو جاتا اگر آپ بغیر مانگے ہی پیسے دے دیتے۔" وہ ایکبار اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

"ہاں ہاں کھاؤ تم اور بل بھروں میں۔" وہ اسے پکڑتے ہوئے اندر چار پائی تک لا یا۔

"میں نے منع تو نہیں کیا تھا آپکو!" وہ درد سے چیخی۔

"زیادہ درد ہے؟" وہ پاؤں کا معائنہ کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں مجھے مزہ، آہ۔" اس کے جملہ مکمل کرنے کے دوران ہی اس نے اسکا پاؤں موڑا تو اسکی دلخراش چیخ گونجی، مگر اب درد ختم ہو چکا تھا۔

"اب صحیح ہے؟" وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولا مگر اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ٹھٹھکا۔ "کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں۔ آپ جائیں!" وہ اسے جانے کا بول کر خود اٹھی۔

"ارے ایسے کیسے ہوا کیا ہے؟" وہ بے چین ہوا۔ "درد زیادہ ہو رہا ہے کیا ابھی بھی؟" اس نے خود سے اخذ کیا۔

"نہیں امی آرہی ہونگی، آپ ان سے باتیں کرنا میں کمرے میں جا رہی ہوں کام کرنا ہے۔" وہ آنکھیں رگڑتی اندر کی طرف بڑھ گئی اور تبھی کچھ دیر بعد باہر سے اسے ماں اور اسکی باتیں کرنے کی آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں۔

آج چاندرات متوقع تھی اور وہ آج بھی کمرے میں بیٹھی موبائل استعمال کر رہی تھی۔ گھر کی صفائی وہ پہلے ہی کر چکی تھی۔ کچھ دیر بعد دروازے پر بیل ہوئی تو وہ پاؤں میں چپل پہنتی باہر آئی اور دروازہ کھولا۔ گھر ہلکی روشنیوں سے اندر سے سجا تھا جو فلحال بند تھیں۔

"سرپرائز۔" علینہ جو سب سے آگے کھڑی تھی چیخی تو پیچھے کھڑی دادی اور اسکی ماما مسکرائیں۔ انکے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ اس نے انہیں سلام کہہ کر اندر آنے کا راستہ دیا اور خود دروازہ بند کر کے مڑی تو اب کی بار تاریک گھر روشنیوں میں نظر آیا۔

"امی کہاں ہیں ہیر؟" صفا نے سوال کیا۔

"یہ رہی میں بہن۔آپ لوگ اچانک یہاں ؟"وہ شور کی آواز سن کر باہر آئیں۔

"سوچا کیوں نا سرپرائز دیا جائے۔"وہ کہہ کر ان سے گلے ملیں تو انہوں نے بھی گرمجوشی سے سب کا استقبال کیا۔

"ہیر بھابھی آپکا روم کونسا ہے ؟"علینہ ہیر کے ساتھ بیٹھ کر بولی۔

"وہ رہا۔"اس نے اشارے سے بتایا۔

"آئیں پھر ہم ادھر ہی چل کر مہندی لگائیں گے آپکو۔ان عورتوں میں بیٹھ کر ہم نے بور ہی ہونا ہے۔"وہ اسے پکڑتی کمرے میں چلی گئی تو وہ تینوں عورتیں مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی یہ آپ نے لکھا ہے ؟"ہیر مہندی لگوا رہی تھی اور اسی دوران علینہ کمرہ چھان چکی تھی اور اب اسکے جرنل کو پڑھ رہی تھی۔

"جی میں نے ہی لکھا ہے۔" وہ مسکرا کر بولی تو علینہ جرنل ادھر ہی چھوڑ کر اسکے پاس آکر بیٹھی۔

"آپکو پتا ہے بھائی ماما سے ضد کر رہے تھے کہ انہیں بھی ساتھ لے کر جائیں مگر ماما نے انہیں ڈانٹ کر چپ کروایا۔" وہ سرگوشی کے انداز میں بولی۔

"اچھا۔" ہیر سے کوئی جواب نہیں بن سکا۔

"ہاں کہتے ہیں مہندی میری ہے، میں ہی نہیں جاؤں۔ مجھے اتنی ہنسی آرہی تھی نا۔" وہ ہنستے ہوئے بولی تو وہ محض مسکرائی۔

"بھائی ٹھیک کہتے ہیں۔" وہ اسکے۔ مسکراتے چہرے کو دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہتے ہیں؟" وہ جلدی میں بول کر خود ہی شرمندہ ہوئی۔

"یہی کہ آپ مسکراتے ہوئے اور زیادہ پیاری لگتی ہیں۔" وہ مسکرا کر بولی تو اس نے سر جھکا یا البتہ چہرے پر دلفریب مسکراہٹ تھی۔

"واؤ، آپ کے ہاتھ پر مہندی کتنی اچھی لگ رہی نا۔" وہ اسکے ہاتھوں کو دیکھ کر بولی جہاں آدھی مہندی لگ چکی تھی۔

"شکریہ پیاری بچی۔" وہ ہلکی سی ہنسی ہنس کر بولی۔

"میں ماما کو بلاتی ہوں۔" وہ کہہ کر باہر بھاگ گئی۔ کچھ دیر میں وہ ان تینوں کے ساتھ اندر آئی۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے مہندی۔" تینوں نے ہی باری باری اسکا ماتھا چوما اور اب سب وہیں بیٹھے تھے۔ وہ لڑکیاں مہندی لگا کر جا چکی تھیں۔

"ہیر بھابھی کوئی سنیک وغیرہ ہے کیا کھانے کے لیئے؟" پاس بیٹھی علینہ نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہے، وہ سامنے الماری میں ایک دراز میں دیکھ لو۔" اس نے بھی سرگوشی میں کہا تو وہ چہک کر ادھر گئی اور کچھ کھانے کا سامان نکال کر اسی کے ساتھ آ کر بیٹھی۔

"یہ لیں۔" وہ ساتھ ساتھ اسے بھی کھلانے لگی۔

"علینہ ہر جگہ یہی کھانے جاتی ہو کیا بیٹا؟" اسکی امی نے تنبیہ کرنے والی نظروں سے گھورا۔

"کوئی بات نہیں آنٹی، کھانے دیں ورنہ انہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگاتا۔" ہیر اسکے بولنے سے پہلے بولی۔

"شادی کے بعد نا میں اور آپ بھائی سے بول کر بہت ساری چاکلیٹس مانگیں گے، ٹھیک ہے!" علینہ اسے اپنے پلانز بتانے لگی جو وہ خاموشی سے مسکرا کر سننے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ رات کو گیارہ بجے گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اسکی امی بھی سونے جا چکی تھیں اور وہ اپنے ہاتھوں میں لگی مہندی دیکھنے لگی۔ اسے مہندی کا شوق نہیں تھا۔ گر آج نا جانے کیوں ہاتھوں میں لگے یہ پھول اچھے لگ رہے تھے۔ اسے خیالوں سے

باہر نکالنے والی موبائل پر آنے والی کال تھی۔ موبائل اٹھا کر دیکھا تو آریز کالنگ جگمگا رہا تھا۔ اسکا دل کیا کاٹ دے مگر پھر اٹھالی۔

"اسلام علیکم۔" بات کا آغاز اسی نے کیا۔

"وعلیکم السلام۔ کیسے مزاج ہیں ہیر صاحبہ ؟" وہ شاید سو کر اٹھا تھا۔ آواز بھاری معلوم ہوتی تھی۔

"الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔" اس نے یہی کہنے پر اکتفا کیا۔

"میرا حال پوچھنے پر پابندی ہے؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا۔

"کیسے ہیں آپ؟" وہ جلدی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اب رہنے دو۔ سو جاؤ۔" کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا۔

"آریز سنیں۔" وہ اسکے یوں بولنے پر گھبرائی مگر کال کٹ چکی تھی۔ "انہیں کیا ہو گیا؟" اس نے فون کو گھورا۔

"ہیر۔۔۔ہیر اٹھو بیٹا باہر آکر دیکھو جلدی۔" امّاں نے اسے عجلت میں اٹھاتے ہوئے کہا تو اُس نے مندی مندی آنکھوں سے اُنہیں دیکھا۔

"کیا ہوا امی تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی میں۔" وہ جمائی روکتے ہوئے بولی۔

"جلدی باہر آکر دیکھو۔" وہ اُسے کہتیں باہر کی جانب چلی گئیں۔

اُس نے اٹھ کر کرسی پر سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور بالوں کو کیچر میں جکڑتی باہر آئی جہاں ایک خوش گوار منظر اُس کا منتظر تھا۔

صحن میں آریز ایک بکرے کی رسی تھامے ایک آدمی سے بات کر رہا تھا جو غالباً قصائی تھا۔ بات کرتے کرتے اسکی نظر ہیر پر پڑی تو وہ رک گیا پھر رسی قصائی کو تھما کر اسکی جانب آیا۔

www.novelsclubb.com

"عید مبارک مسز ٹوبی۔" وہ دلکش مسکراہٹ چہرے پر سجائے اُس سے بولا تو جیسے وہ کسی سحر سے نکلی۔

"یہ۔۔یہ سب کیا ہے آریز؟" وہ اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔

"یہ میری طرف سے عید کا چھوٹا سا تحفہ ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا تو ہیر کی آنکھیں نم ہوئیں۔

"اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی آریز۔"

"اور یہ نکاح کا بھی تحفہ ہے مسز۔"

نکاح کے نام پر اُس گال لال ہوئے۔" میں کس کس بات پر آپکا شکریہ ادا کروں آریز۔"

"شکریہ کی ضرورت نہیں ہے بس ایک گزارش ہے میری آپ سے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسکے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

"جی کہیں" وہ دھیمی آواز میں بولی.

"شام میں مجھے زیادہ انتظار نہیں کروانا۔"

"اچھا! میں تو اب آرام سے تیار ہو نگی۔" وہ شرارت سے بولی۔

"ٹھیک ہے پھر میں نکاح ہونے تک یہیں رک جاتا ہوں۔۔" وہ آرام سے بولا۔

"ارے۔۔میں تو صرف مذاق کر رہی تھی آپ تو سنجیدہ ہی ہو جاتے ہیں۔" وہ بوکھلا کر بولی کہ مبادا کہیں وہ سچ میں رک ہی نہ جائے۔اُس کی شکل دیکھ کر آریز ہنس پڑا۔

شام کا ٹائم تھا۔گھر میں چہل پہل لگی ہوئی تھی۔سارے مہمان باری باری آکر مبارک باد دے رہے تھے۔سفید رنگ کے جوڑے میں سجی وہ سب کی آنکھوں کا تارا بنی ہوئی تھی۔ہر آتے جاتے بندے نے اسکی تعریف کی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف آریز سفید کرتا شلوار میں سب سے الگ اور اچھا دکھ رہا تھا۔ رات کے نو بجے تک محفل اسی طرح چلتی رہی اور پھر وہ وقت آیا جسکا انتظار تھا اور وہ بہت سے نئے خوابوں اور آنسوؤں کے ساتھ رخصت ہو گئی۔

وہ دونوں گاڑی میں اکیلے آئے تھے۔ گاڑی چلانے کے دوران وہ خاموش تھی اور اسی اثناء میں آریز نے اسکا ہاتھ تھاما۔

کبھی سایہ بن کے قریب رہنا۔

کبھی مجھ سے لڑ کے میرے رقیب رہنا

میں نے خدا سے دولت کب مانگی ہے

www.novelsclubb.com

بس دعا ہے فقط تو میرا نصیب رہنا

اس خوبصورت اظہار پر ہیر کا سر مزید جھکا تھا جسے دیکھ کر وہ کھلے دل سے مسکرایا۔

کچھ عرصے بعد:

وہ بالکنی میں کھڑی تھی شام کا وقت تھا اور باہر کا موسم بارش ہونے کی نشاندھی کرتا تھا۔ تبھی آریز ہاتھ میں دو کافی کے کپ پکڑ کر وہاں آیا۔

"کیا سوچ رہی ہو ہیر؟" وہ اسے سوچوں میں گم دیکھ کر بولا۔

"میں اور امی آپکا جتنا شکریہ ادا کریں کم ہو گا۔" وہ اسکے ہاتھ سے کافی لیتے ہوئے بولی۔

"مجھے شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تم میری بیوی ہو اور یہ مجھ پر فرض تھا۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"میں خوش قسمت ہوں۔" وہ ایک ادا سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اور میں بھی۔" اس نے اسکا ہاتھ تھاما۔ "اور مجھے تم سے محبت ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور میں اس محبت سے محبت کرتی ہوں جو میرا سکونِ قلب ہے۔" ہاتھ پر گرفت مظبوط ہوئی اور وہ بھی مسکرا دیا اور یوں دو محبت کرنے والوں کی زندگی کے ایک خوبصورت سفر کا آغاز ہوا اور وہ دونوں باہر ہوتی بوندا باندی دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com